ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

جلد ۵

انٹرنیشنل

شمارہ ۲۱

بڑھتا ہے ذوقِ جرم یاں ہر سزا کے بعد

اشاعتِ اسلام
کی ایک عالمگیر تنظیم
تبلیغی جماعت

قادیانی فتنہ کا
ہر موڑ پر مقابلہ کیا جائے
مولانا سید اسعد مدنی

ہائے قادیان! اُ، اُ، اُوں - ہچکیاں اور سسکیاں

میرے آقاؐ کی بستی

سکون و امن کا مظہر مرے آقاؐ کی بستی ہے
ہے جس کا نقش ہر دل پر مرے آقاؐ کی بستی ہے

دل کے آبگینوں میں ہے جس کی یاد تابندہ
تجلی کا حسین منظر مرے آقاؐ کی بستی ہے

ہے یکتا اپنی عظمت میں، مقام اس کا ہے لاثانی
دو عالم سے ہے جو بڑھ کر مرے آقاؐ کی بستی ہے

وہ جس کی اک جھلک سے ظلمتیں کافور ہوتی ہیں
جو بستی نور ہے یکسر مرے آقاؐ کی بستی ہے

نزولِ قدسیاں اس پر، سلامِ عرشیاں اس پر
ہے جس پر رحمتِ داور مرے آقاؐ کی بستی ہے

مرادیں لے کے جاتے ہیں سبھی اس آستانے سے
نگاہِ خلق کا محور، مرے آقاؐ کی بستی ہے

نزولِ رحمتِ باری ہے جس پر دم بدم حافظ
مرے ہادی، مرے رہبر، مرے آقا کی بستی ہے

حافظ لدھیانوی

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

شمارہ نمبر ۲۱	۲۶ صفر تا ۲ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ مطابق ۳۱ اکتوبر تا ۶ نومبر ۱۹۸۶ء	جلد نمبر ۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ /۱۰۰ روپے ___ ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے ___ فی پرچہ /۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ___ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ___ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ___ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ___ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ___ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ___ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ / کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیہ محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف بھادیو
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشش	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا ___ طابع: کلیم الحسن نقوی ___ مطبع: انجمن پریس ___ مقام اشاعت: ۲۰/ سی سارہ سینٹر ایم اے جناح روڈ کراچی

عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں ختم نبوت کا عالمی اجلاس

پوری دنیا کے علما، مفکر، دانشور اور اہل قلم مقالے پیش کریں گے !

دیوبند (نمائندہ ختم نبوت) اہل اسلام کے اصلاحی، تعلیمی اور اسلامی مرکز دارالعلوم دیوبند میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر ایک شاندار عالمی اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشور، مفکر اور اہل قلم حضرات پوری دنیا سے شریک ہوں گے اور مندرجہ ذیل عنوانات پر مقالات پیش کریں گے۔ ۱۔ قادیانیت اور اسلام (ایک تقابلی جائزہ) ۲۔ عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی ۳۔ مرزا غلام احمد اور دعویٰ مسیحیت (ایک تحقیقی جائزہ) ۴۔ غلام احمد قادیانی اور جھوٹی نبوت ۵۔ غلام احمد قادیانی علمائے اسلام کی نظر میں ۶۔ حیات مسیح اور قادیانیت ۷۔ انبیاء علیہم السلام کی سیرت اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کردار ۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تضاد بیانی ۹۔ قادیانیت دین محمدی کے خلاف کھلی بغاوت ۱۰۔ ختم نبوت کتاب و سنت کی روشنی میں ۱۱۔ حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظر میں ۱۲۔ مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں ۱۳۔ تاریخ اسلام میں جھوٹے مدعیان نبوت کا عبرتناک انجام ۱۴۔ قادیانی اپنی تحریر کے آئینہ میں ۱۵۔ قادیانی کی پیشگوئیاں، واقعات کے آئینہ میں ۱۶۔ ردقادیانیت کے سلسلہ میں دارالعلوم کی مساعی ۱۷۔ ردقادیانیت پر فضلائے دارالعلوم کی تفصیلی خدمات ۱۸۔ ردقادیانیت پر حضرت العلامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر خدمات ۲۰۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد۔ یہ عالمی اجلاس مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب صدر المدرسین حضرت مولانا معراج الحق اور اراکین مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند نے بلایا ہے۔

روزنامہ پکار کے خلاف جلوس

انجمن نوجوانان تحفظ ختم نبوت مردان کے زیر اہتمام مولانا محمد یونس کی قیادت میں بگٹ گنج مردان کے عوام نے عظیم الشان جلوس نکالا روزنامہ پکار مردان کے نمائندے رحمٰن ساحر نے قادیانی امیر آدم خان کے بیان کو صفحہ اول پر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ جسمیں قادیانی امیر نے الزام لگایا کہ مردان کی انتظامیہ قادیانیوں کے خلاف پارٹی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہمارے عبادت خانے کو تباہ کر دیا گیا اور سامان کو لوٹ لیا گیا جس کے خلاف ہم نے رپورٹ درج کرائی ہے۔ لیکن کوئی کاروائی نہیں کی جاتی۔ اس کے علاوہ خبروں میں غلیظ الفاظ بھی استعمال کیے گئے۔ ان خبروں کو پکار مردان کے نمائندے نے کوریج دی۔ اور تنظیم ختم نبوت کے بڑے بڑے جلوسوں کی خبروں کو شائع نہیں کیا جاتا۔ جلوس کے شرکاء نے اخبار اور نمائندے رحمٰن ساحر کے خلاف نعرے لگائے اور اخبار کی کاپیاں بھی نذر آتش کیں۔ جلوس کے شرکاء سے مولانا محمد یونس نے خطاب کیا اور اخبار کے رویے پر تنقید اور تنبیہ کی کہ آئندہ اشتعال دلانے سے گریز کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف خبریں شائع نہ کی جائیں۔

تنظیم نوجوانان ختم نبوت مردان اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے

تنظیم نوجوانان ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد باغ اور جامع مسجد نسام گنج میں عظیم الشان جلسے ہوئے۔ جلسوں سے مولانا محمد یونس، محمد ناصر اور سلیم صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا قاری محمد یونس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آج کھلم کھلا شعائر اسلام کی توہین کر رہے ہیں۔ ان کی یہ سرگرمیاں عالم اسلام کے لیے کھلا چیلنج ہیں۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم ہے کہ مسلمان ان کی سرگرمیوں سے واقف ہو چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے آج تمام دنیا میں فتنہ قادیانیت کے خلاف مسلمان جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے مردان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مردان میں قادیانی علی الاعلان شعائر اسلام کی توہین کر رہے تھے۔ لیکن مردان کے مسلمانوں نے ثابت کیا کہ وہ ان خلاف اسلام سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور بگٹ گنج کے عوام نے مرزائیوں کے مرزائیت کو نیست و نابود کر دیا۔ مولانا یونس نے تنظیم کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم پر امن طریقے سے جلسے جلوس نکال رہے ہیں۔ ہم کوئی خلاف قانون کام نہیں کر رہے ہیں اور قانونی طریقے سے کاروائی کر رہے ہیں اور ابھی تک ہم نے ایف آئی آر ۱۳ درج کروائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ بھی قانونی طریقے سے اپنی آواز کو عوام تک پہنچائیں گے۔ انہوں نے اخبارات کی رویے پر بھی تنقید کی۔ اور کہا کہ اخبارات قادیانیوں کی خبریں چھاپتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔

سرکاری تقاریب میں شیزان کے استعمال پر احتجاج

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم نشریات، مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا ہے کہ اکثر سرکاری تقاریب میں شیزان کی مصنوعات استعمال کی جاتی ہیں۔ پچھلے مہینوں میں امریکہ سے واپسی پر باغ جناح میں وزیراعظم کو جو استقبالیہ دیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شیزان کی مصنوعات استعمال کی گئی۔ نیز کے ایم سی کی تقاریب میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اہلکاروں کو چاہیے کہ وہ قادیانی کمپنی کا بائیکاٹ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

نواں جنڈانوالہ میں امیر مرکزیہ کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس

مولانا سید فیض الرحمن احرار، مولانا قاضی اللہ یار، مولانا محمد رمضان اور مولانا محمد عبداللہ کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نواں جنڈانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت جامع شریعت محافظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے کی۔ پہلا اجلاس بعد نماز ظہر ہوا جس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد الیاس نے ادا کئے تلاوت کلام پاک حافظ محمد ادریس و حافظ محمد تحسین نے کی اور نعتیہ کلام جناب محمد اصغر صاحب طاہر و محمد صفدر صاحب طاہر نے پیش کیا۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی نے عوام کے سامنے مرزائیت کے ڈھول کا پول کھولا عوام کو بتلایا گیا کہ مرزائیت کیا ہے اور قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کیے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ بعد ازاں مولانا سید فیض الرحمن شاہ صاحب احرار نے عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی خدمات اور تحریک ختم نبوۃ ۵۳ء کا نقشہ کھینچا اور ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو نے امیر مرکزیہ کے سامنے اور عوام سے وعدے کئے تھے ان پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے لندن عالمی ختم نبوۃ کانفرنس کا ذکر کیا کہ مسلمانوں کی طرف سے ختم نبوت کانفرنس لندن بڑی کامیاب رہی۔ پہلی نشست حضرت شاہ صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ دوسری نشست بعد نماز عشاء چوک بالا نزد سبزی مسجد بازار والی میں شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جناب محمد اصغر طاہر صاحب نے ختم نبوت پر ایک نظم پڑھی اور صوفی محمد یسین صاحب اصغر آبادی نے ختم نبوت پر کچھ شعر پڑھے اس کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے فہری سطح پر اجلاس سے چار قراردادیں منظور کرائیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ علاقہ جنڈانوالہ دگروورا واتے سے سیم کی روک تھام کے موثر اقدام کرے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ضلع بھکر کے واٹر سپلائی کے افسران بالا سے اپیل کرتا ہے کہ جنڈانوالہ میں واٹر سپلائی کے نظام کو بحال

قادیانی ملازمین کی فہرستیں

اس طرح مرتب کر کے بھیجیں

نمبر شمار	نام	ولدیت	پتہ	ادارہ	عہدہ	قادیانی جماعت سے تعلق کی تفصیل

نوٹ وہدایات: یہ فہرست شعبہ معلومات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان کی طرف سے مرتب کی جارہی ہے تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دینی و ملی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اس قسم کی فہرستیں مرتب کرنے میں مجلس سے تعاون کرتے ہوئے فارم بنائیں اور پُر کریں، قادیانی ملازمین کے علاوہ آزاد کاروبار کرنے والے قادیانی مثلاً دکان یا کوئی تجارت وغیرہ ادارہ کے کالم میں لکھا جائے جہاں وہ ملازمت یا کوئی کاروبار کرتا ہے اور عہدہ کے کالم میں ملازمت یا کاروبار وغیرہ لکھیں، اور قادیانی جماعت سے تعلق والے کالم میں اس متعلقہ قادیانی کا قادیانی جماعت سے کوئی بھی کسی قسم کا تعلق مثلاً قادیانی جماعت کا عہدہ وغیرہ و دیگر ضروری تفصیلات لکھ دی جائیں اس سلسلہ میں احتیاط لازمی ہے۔ تمام کارکنان اور مسلمانوں سے درخواست ہے کہ جلد از جلد فہرستیں مکمل کر کے مرکزی ناظم (اعلیٰ مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کو بھیج دی جائیں

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان۔ فون:

آل پاکستان ختم نبوۃ کانفرنس سے صدیق آباد کے قادیانیوں میں صفِ ماتم

ربوہ اجڑ رہا ہے قادیانی ربوہ چھوڑ کر دوسرے شہروں اور بیرون ملک منتقل ہو رہے ہیں

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) ربوہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ۱۹، ۱۰، اکتوبر کو صدیق آباد میں ہونے والی آل پاکستان ختم نبوۃ کانفرنس سے رائل فیملی کے حامی قادیانیوں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ اندرون ربوہ ہمارے نمائندوں کے مطابق اس مرتبہ کانفرنس کی وجہ سے قادیانی سہمے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور سرِ شام ہی اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی خطرے کی بات نہیں تھی۔ ہمارے نمائندگان نے قادیانیوں سے کانفرنس کے بارے میں تاثرات معلوم کیے تو بعض نے کہا کہ یہ بہت بڑی کانفرنس ہے اس سے پہلے اتنی بڑی کانفرنس نہیں ہوئی ایک قادیانی مبلغ امری بسے پوچھا گیا کہ دیکھو جی کانفرنس ہو رہی ہے تو وہ غصے سے اپنی آم جیسی داڑھی چھپانے لگ گیا اور کہا صبر کرو ان مولویوں کے دن تھوڑے ہیں۔ عام طور پر قادیان کی رائل فیملی کے ظلم و ستم کا شکار قادیانی اس کانفرنس سے خوشی کا اظہار کر رہے تھے کہ اس کانفرنس میں ان پر ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف بھرپور آواز بلند کی جاتی ہے ربوہ کی لیز منسوخ کر کے وہاں پر رہائش رکھنے والے قادیانیوں کو حقوق ملکیت دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں کا کہنا تھا کہ اگر حکومت ربوہ کی لیز منسوخ کر دے تو پھر پورے ربوہ میں ایک بھی قادیانی نظر نہیں آئے گا اور پوری رائل فیملی اپنا کاروبار "نبوت" اور کاروبار "خلافت" چھوڑ کر مرزا طاہر کے پاس لندن پہنچ جائے گی۔ ایک اور قادیانی نے بتایا کہ لندن کے نزدیک جو مرکز قائم کیا گیا ہے اب اسے مستقل حیثیت دے دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے نمائندے نے ایک اور قادیانی سے پوچھا کہ لندن کے نزدیک تعمیر ہونے والے نئے مرکز کا نام "اسلام آباد" کیوں رکھا گیا ہے تو اس نے بتایا کہ وہ اسلام آباد پاکستان کے اسلام آباد کی ضد ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے جیسے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی نبوت یا مکہ اور مدینہ کے مقابلے میں قادیان اور ربوہ ——— اس نے دبے لفظوں میں کہا کہ ربوہ اجڑ رہا ہے، کاروبار ٹھپ ہو رہا ہے اور یہاں کے باشندے ایک ایک کر کے یا تو اندرون ملک منتقل ہو رہے ہیں یا بیرون ملک جا رہے ہیں اگر چلنے والا کا تناسب یہی رہا تو ربوہ بالکل ہی اجڑ جائے گا ایک اور قادیانی جو رائل فیملی کا حامی معلوم ہوتا تھا اس نے کہا کہ مولوی لوگ کانفرنس کرتے ہیں سال بھر میں ان کے متعدد جلسے ہوتے ہیں ہمارے خلاف تقریریں ہوتی ہیں، یہ سلسلہ چند دن رہے گا۔ اور بالآخر ان مولویوں کو یہاں سے جانا ہو گا۔

وسنت کے جلسوں سے ایمان افروز خطاب کیا دبئی سے یہ وفد ابوظبی پہنچا جہاں جمعیت اہل سنت والجماعۃ کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ خلیل احمد ہزاروی کی قیادت میں جمعیت کے قائدین اور اراکین نے وفد کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ یہاں مسجد علی رضی اللہ عنہ ابی طالب الخالدیہ میں وفد کے قائدین بالخصوص حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی اور حضرت مولانا محمد ارشد مدنی نے جلسہ توحید اور سنت سے ایمان افروز خطاب کیا جس کا آغاز زینت القراء قاری وصیف الرحمٰن نے تلاوت قرآن الحکیم سے کیا۔ بعد ازاں حضرت علامہ خلیل احمد ہزاروی نے وفد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہندوستان میں جمعیت العلماء اور دارالعلوم دیوبند کی خدمات بر خانوادہ حضرت مدنی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ آخر میں حضرت مولانا اسعد مدنی نے فکر آخرت پر ایمان افروز خطاب کیا۔ انہوں نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ فتنہ قادیانیت کا ہر محاذ پر سیسہ پلائی دیوار بن کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور قادیانی لٹریچر سے ہر وقت باخبر رہنا چاہیے مسئلہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ ان اجتماعات میں جمعیت اہل سنت والجماعۃ کے مرکزی قائدین و اراکین علامہ محمد اسحاق المدنی، علامہ خلیل احمد ہزاروی، مولانا شبیر اکبر، مولانا اشتیاق حسین عثمانی، ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان، مولانا محمد رفیق صابری، قاری وصیف الرحمٰن، قاری محمد عالمگیر، مولانا عبدالقادر، مولانا نصیر احمد قاسمی، قاری محمد اسمٰعیل، احمد حسین ندیم، مقامی و عرب مشائخ اور ہزاروں فرزندانِ توحید نے شمولیت کی۔

ختم نبوت کانفرنس نواں جنڈانوالہ کے مطالبات

ختم نبوت کانفرنس نواں جنڈانوالہ کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغوا کیس سلسلہ میں اصل مجرم مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کر کے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور باقی سات قادیانیوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔ مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے نیز رحیم یار خان کا الحاج انجینئر بشیر الدین دفتر میں بیٹھ کر قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے جس کی وجہ سے علاقہ میں سخت اشتعال

قادیانی فتنہ کا ہر محاذ پر متحد ہو کر مقابلہ کیا جائے

ہند کے عظیم مذہبی پیشوا مولانا سید محمد اسعد مدنی کا خطاب

گذشتہ دنوں جمعیت اہل سنت والجماعۃ متحدہ عرب امارات کی خصوصی دعوت پر جمعیت العلماء اسلام ہند کا ایک چار رکنی وفد متحدہ عرب امارات کے دو ہفتے کے تبلیغی دورہ پر جب دبئی پہنچا تو جمعیت اہل سنت والجماعۃ کے قائدین و اراکین نے پُرجوش خیر مقدم کیا۔ وفد کی قیادت جانشین شیخ العرب والعجم امیر جمعیت العلماء حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ نے کی۔ دیگر اراکین میں حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن القاسمی اور حضرت مولانا فضیل احمد القاسمی تھے۔ اس تبلیغی وفد نے جمعیت اہل سنت والجماعۃ کے سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ محمد اسحاق المدنی کی معیت میں دبئی کی مختلف مساجد میں توحید

پھیلا ہوا ہے۔ اس کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ مردان کے مشہور عالم دین مولانا محمد یونس اور خوشاب میں قاری سعید صاحب پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کا چیئرمین ڈاکٹر عبدالسلام بین الاقوامی گماشتہ اور مرزائی ہے۔ اس کو ہٹا کر مسلمان سائنس دان مقرر کیا جاوے۔

کوٹری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

کوٹری مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت جناب عبدالکریم صاحب عباسی منعقد ہوا۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ عہدیداروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ سرپرست جناب عبدالکریم عباسی صاحب، صدر، جناب محمد ریاض صاحب، نائب صدر جناب میاں محمد شوکت صاحب، سیکرٹری جنرل جناب عبدالغفار شیخ صاحب، پادر باوس، خزانچی جناب افسر علی خان، سیکرٹری جناب شاکر علی جعفری۔ اس کے بعد تمام لوگوں نے جو دفتر میں موجود تھے حلف اٹھایا کہ ہم مجلس کے کام کو اپنا کام سمجھ کر کریں گے اس کے بعد تمام عہدیداران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مجلس کے پرجوش مبلغ مولانا نذیر احمد طونسوی نے تمام کارکنان سے کہا کہ وہ اپنا کام پوری دیانتداری اور تندہی سے انجام دیں۔

ربوہ کی زمین کی لیز منسوخ کی جائے

مجلس تحفظ ختم نبوۃ مری کے اجلاس کا مطالبہ

مری (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کا ایک اہم اجلاس مجاہد ختم نبوت الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کی صدارت میں جامع مسجد خلفائے راشدینؓ لوئر بازار مری میں ہوا۔ اجلاس میں مختلف قرار دادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں ہزاروں ایکڑ اراضی پر قادیانیوں کی لیز فوری منسوخ کی جائے۔ قادیانیوں کی تمام نیم فوجی تنظیموں بشمول خدام الاحمدیہ اور فرقان فورس کو خلاف قانون قرار دیکر پابندی لگائی جائے۔ قادیانیوں کے تمام فنڈ بحق سرکار ضبط کیے جائیں۔ مولانا اسلم قریشی کے اغوار کا معمہ حل کیا جائے۔ منزل گاہ سکھر کیس کے قادیانی مجرموں کی پھانسی کی سزا پر فوری عمل کیا جائے اور ساہیوال کیس کے مجرموں کو تختۂ دار پر لٹکایا جائے۔ اجلاس میں امید ظاہر کی گئی کہ عالمی کانفرنس قادیانیوں کے خلاف ان شاء اللہ ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ اجلاس سے مختلف علمائے کرام و تاجر حضرات نے خطاب کیا۔

مرزائی خاندان کا قبول اسلام

باپ بیٹے نومسلم کو اپنی جائیداد سے محروم کر دیا۔

کروڑ (نمائندہ ختم نبوت) جامعہ قاسمیہ چوک سرور شہید کے شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز کے ہاتھ پر ایک مرزائی محمد حفیظ باجوہ ولد غلام احمد باجوہ اپنے اہل وعیال سمیت مرزائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا ہے۔ اسلام قبول کرنے پر نومسلم کے باپ نے اپنی ملکیتی اراضی سے محروم کو کرکے دنیا اپنے دوسرے بیٹوں کے نام کر دی ہے۔ اس کنبہ کے نام پہلے ہی اسلامی تھے اس لیے وہی نام رہنے دیے گئے ہیں نومسلم محمد حفیظ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہوں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر کمپل کا جلسہ

مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر کمپل کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد شیر پور میں خطیب اسلام مجاہد ختم نبوت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ اجلاس کے مہمان مقرر گوجرانوالہ کے مشہور مقرر مولانا طارق تابانی تھے۔ مولانا تابانی نے اپنے مفصل بیان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر بڑے دلنشیں انداز میں روشنی ڈالی آپ نے کہا کہ ہمارے تمام مسائل کا حل اسوۂ نبی کی سچے دل سے پیروی میں مضمر ہے آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع الصفات شخصیت پر قرآن وحدیث سے روشنی ڈالی

باقی صفحہ ۲۲ پر

مولانا قاضی ثناء اللہ ندیم کا انتقال

جمیعۃ العلماء اگرور تناول کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت مولانا سعید الرحمٰن خطیب مرکزی جامع مسجد اوگی منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ کے علماء کرام اور معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ناظم اعلیٰ جمیعۃ العلماء اگرور تناول قاری عبدالرشید نے قاضی ثناء اللہ صاحب ندیم کی وفات پر نہایت غم والم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ قاضی صاحب ایک عظیم دینی مذہبی خاندان کے چشم وچراغ تھے آپ نے اپنی ساری عمر دین کی سربلندی میں گذاری آپ ہی کی کوششوں سے علاقہ میں دین اسلام کی تبلیغ کے لیے علماء کرام کی تنظیم جو کہ دو صد علماء کرام پر مشتمل ہے بنائی گئی جس کے زیر سایہ تقریباً ۱۵ دینی مدارس دینی میدان میں قرآن وحدیث کی ترویج کے لیے کوشاں ہیں۔ قاضی صاحب سچے عاشق رسول تھے۔ آپ بہترین ادیب، پشتو، فارسی، اردو کے بلند پایہ شاعر بھی تھے، حال ہی میں فریاد قرآن کے عنوان سے کچھ شعر قلمبند کیے تھے جن کی اشاعت ایک کتاب کی شکل میں عنقریب ہونے والی ہے۔ قاضی صاحب کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا محال ہے۔ آخر میں قاضی صاحب کے لیے ایصال ثواب کے واسطے فاتحہ پڑھی گئی۔

صدائے ختم نبوت

خیرپور ٹامیوالی میں ایک سید عالم دین کی غنڈوں کے ہاتھوں شہادت

گذشتہ دس محرم کو صوبہ پنجاب فرقہ وارانہ فسادات کی لپیٹ میں رہا جس کی وجہ سے کئی انسانی جانوں کا نقصان ہوا خیرپور ٹامیوالی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حضرت مولانا سید منظور الحسن شاہ صاحب ہمدانی بھی کچھ شقی القلب اور سیاہ باطن غنڈوں کا نشانہ بن گئے اور جام شہادت نوش کیا۔ حضرت مولانا سید منظور الحسن شاہ صاحب ہمدانی بمعہ اپنے کچھ ساتھیوں کے راؤ عبدالرزاق کی بیٹھک میں تھے کہ پیرزادہ ریاض ایم پی اے کی قیادت میں ایک جلوس آیا جس نے بیٹھک پر حملہ کر دیا، مولانا موصوف کی داڑھی کی بے حرمتی کی گئی اور ان پر چاقوؤں چھریوں اور تلواروں سے حملہ کر کے شہید کر دیا

معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ حملہ آور پوری دلیری اور آزادی کے ساتھ نہتے مسلمانوں کا خون بہاتے رہے۔ اے سی حاصل پور عبداللطیف چیمہ اور انتظامیہ کے دوسرے افراد خاموشی کے ساتھ کھڑے تماشہ دیکھتے رہے جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو مسلمان بھاگم بھاگ وہاں پہنچے لیکن اے سی اور انتظامیہ نے آنسو گیس کے گولے برسا کر انہیں وہیں روک دیا۔ اس طرح حملہ آور آزادی کے ساتھ اپنی مشق ستم جاری رکھے رہے۔ مولانا منظور الحسن کے بھائی عبدالستار ہمدانی نے ایف آئی آر درج کرانا چاہی تو اے سی نے اسے عام بلوہ قرار دے کر ایف آئی آر درج نہ کرنے دی اس واقعہ پر پورے بہاولپور ڈویژن میں ہڑتالیں ہوئیں احتجاج ہوا جو اب تک جاری ہے لیکن ابھی تک حملہ آوروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

واقعات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ خونی ڈرامہ پیرزادہ ایم پی اے اور اے سی حاصل پور کی ملی بھگت اور پشت پناہی سے کھیلا گیا ہے ممکن ہے کہ پیرزادہ ریاض ایم پی اے نے مولانا سے سیاسی انتقام لیا ہو اور اپنے کارندے جلوس میں شامل کر دیئے ہوں۔ جنہوں نے یہ ڈرامہ کھیلا۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس ایم پی اے کا تعلق سرکاری مسلم لیگ سے ہے اور سرکاری مسلم لیگ نے پوری انتظامیہ کو یہ ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔ کہ وہ مسلم لیگ کے ایم این اے اور ایم پی اے حضرات کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے اس ہدایت سے مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے ممبران اسمبلی کی بن آئی ہے اور وہ خوب خوب من مانیاں کر رہے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں گرفتار کرا دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں قتل کرا دیتے ہیں۔ خیرپور ٹامیوالی کا واقعہ بھی مقامی ایم پی اے کی مجرمانہ اور منتقمانہ ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔

اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مولانا سید منظور الحسن شاہ صاحب ہمدانی کی شہادت کا ذمہ دار پیرزادہ ریاض ایم پی اے ہے اور اس کے شریک جرم اے سی حاصل پور اور دوسرے ذمہ دار افسر ہیں اس لئے انہوں نے اس واقعہ کو عام بلوہ قرار دے کر ایف آئی آر درج نہ ہونے دی اور جو درج ہوئی وہ ورثاء کی مرضی کے خلاف ہے۔

ہم حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف خیرپور ٹامیوالی کے واقعہ کی بلکہ جہاں جہاں بھی فسادات ہوئے ہیں ان کی تحقیقات ہائی کورٹ کے ججز یا کسی غیر جانبدار ایجنسی کے ذریعے کرائی جائے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں ساتھ ہی فسادزدہ علاقوں کے افسران کو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ ان فسادات کے ذمہ دار ہیں انہیں فوراً برطرف کیا جائے تاکہ آئندہ افسران اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اس طرح کرنے سے ملک میں کہیں بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوگا۔

آخر میں ہم مولانا سید منظور الحسن شاہ صاحب ہمدانی کی اس ناگہانی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی اور قارئین سے مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید منظور الحسن شہید کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے (آمین)

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے

تمام اہلسنت حضرات صحابہ کرام کو ماننے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ، حضرات حسنین کریمین کے ساتھ دلی محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں کسی قسم کی توہین یا گستاخی کو ہرگز ہرگز برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ بارہ اماموں کی توہین بھی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس لیے رواداری اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اگر اہل سنت کے بزرگوں اور اکابر کو کوئی شخص نہیں مانتا تو یہ اُس کی مرضی، لیکن کم از کم ان کی شان میں گستاخی کرکے دلآزاری کا سبب نہ بننا چاہیے۔ جھگڑا یہیں سے پیدا ہوتا ہے کہ اہل سنت تو ان کے اکابر کو اپنا اکابر مانیں اور ان سے محبت کو جزو ایمان سمجھیں اور وہ اہل سنت کے اکابر کی توہین کریں انہیں گالیاں دیں ان پر سب کریں۔ محرم کا مہینہ ہو مجلس امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر برپا ہو اور گالیاں صحابہ کرام خصوصاً خلفاء ثلاثہ کو دی جائیں یہ انصاف کے منافی ہے —— یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ ایک مجلس میں کسی مرثیہ خواں نے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دی ہوں ان پر سب کیا ہو اور اس کے جواب میں سُنی حضرات نے بھی اہل بیت کو گالیاں دی ہوں اور ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کی ہو۔

عموماً ایسی حرکت چھوٹا طبقہ کرتا ہے جو علم سے بے بہرہ اور کورا ہوتا ہے کوئی اہل علم ایسی حرکت ہرگز نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسی حرکت کی اجازت دے سکتا ہے —— اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے افراد اور عناصر کی حوصلہ شکنی کی جائے جو ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں —— بہاولپور ضلع لیہ کا ایک واقعہ ہفت روزہ ختم نبوت میں گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے وہاں ایک شخص نے خلفاء ثلاثہ کے اسماء مبارکہ کا تعویذ لکھ کر دیا اور ساتھ ہی ان پر جوتے مارنے کی ہدایت کی، جس شخص نے تعویذ لیا اس نے ہدایت کے مطابق ان اسماء مبارکہ پر جوتے مارے اور بے حرمتی کی، ظاہر ہے کہ یہ حرکت انتہائی اشتعال انگیز اور دلآزار ہے —— چنانچہ جب سنی مسلمانوں کو پتہ چلا تو ان میں اشتعال پھیل گیا، بھرپور احتجاج ہوا جس کے نتیجہ میں اس شخص کو گرفتار کر لیا گیا —— حکومت کو چاہیے کہ اس شخص کو قانون کے مطابق سزا دے کر آئندہ کے لیے ایسے واقعات کا مؤثر سدباب کرے۔

ہم آخر میں یہ بات گوش گزار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم فرقہ واریت کے سخت ترین مخالفوں میں سے ہیں۔ ہمارے صفحات اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارا مقصد قادیانیت کے خلاف تمام فرقوں اور مکاتیب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر لانا ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانی ٹولہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ جس کے بانی مرزا قادیانی نے خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ کرکے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، جس نے اہل تشیع کو مخاطب کرکے کہ مردہ علی کو چھوڑو ایک زندہ علی (یعنی خود مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے جس نے یہ بکواس کی کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا نے کشفی بیداری کی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا (العیاذ باللہ) جس نے سیدنا حسینؓ کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ "میرے گریبان میں سو حسین پڑے ہیں" (استغفر اللہ) اس لیے سنی ہوں یا شیعہ ان سب کا بڑا دشمن قادیانی ٹولہ ہے، ضرورت ہے کہ اس مشترکہ دشمن کو ختم کیا جائے۔ اور ایسی حرکتیں نہ کی جائیں جو کسی کی دلآزاری کا سبب بنیں۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ و اقرضوا اللہ قرضاً حسناً ط وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیرا و اعظم اجرا ط واستغفروا اللہ ط ان اللہ غفور رحیم ○

(مزمل - ع ۲)

ترجمہ: اور تم لوگ نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ جل شانہٗ کو قرضِ حسنہ دیتے رہو اور جو نیکی بھی تم اپنے لیے ذخیرہ بنا کر آگے بھیج دوگے اس کو اللہ جل شانہٗ کے پاس جا کر اس سے بہت بہتر اور ثواب میں بڑھا ہوا پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ جل شانہٗ مغفرت کرنے والے ہیں۔

اس کو اللہ جل شانہٗ کے پاس جا کر اس سے بہتر پانے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ دنیا کی چیزیں خریدنے میں خرچ کیا جاتا ہے۔ یا دنیوی ضرورتوں میں خرچ کیا جاتا ہے اور اس کا بدل دُنیا میں ملتا ہے۔ مثلاً ایک روپیہ کے دو سیر گندم دنیا میں ملتے ہیں۔ آخرت کے بدل کو اس پر قیاس نہیں کرنا چاہئے بلکہ آخرت میں جو بدل ان چیزوں کا ملتا ہے جو اللہ کے راستہ میں خرچ کی جائیں۔ وہ مقدار کے اعتبار سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بدرجہا زائد اس بدل سے ہوگا جو دنیا میں اس پر ملتا ہے۔ گذشتہ آیات کے ذیل میں گذر چکا ہے کہ اگر طیب مال سے نیک نیتی کے ساتھ ایک کھجور بھی صدقہ کی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ثواب کو احد پہاڑ کے برابر فرما دیتے ہیں۔

کاش اس قدر زیادہ معاوضہ دینے والے کریم کی ہم قدر کرتے اور زیادہ سے زیادہ قیمت اس کے یہاں جمع کرتے تاکہ زیادہ سے زیادہ مال بڑی سخت ضرورت کے وقت ہم کو ملتا اور اس کے ساتھ ہی اس آیتِ شریفہ میں اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ جس قسم کی نیکی بھی تم آگے بھیج دوگے اس کا معاوضہ ایسا ہی ملے گا۔

ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر کہنے کا ثواب اللہ تعالیٰ شانہٗ کے یہاں اُحد پہاڑ سے زیادہ مل جاتا ہے۔ بشرطیکہ اخلاص سے کہا جائے اور اخلاص کی شرط تو آخرت کے ہر کام میں ہے۔ اخلاص بغیر وہاں کسی چیز کی پوچھ نہیں۔ اور اسی چیز کے پیدا کرنے کے واسطے بزرگوں کی جوتیاں سیدھی کرنی پڑتی ہیں کہ یہ دولت ان کے قدموں میں پڑے سے ملتی ہے۔

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا ○ عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا ○

الخ (سورۃ دہر ع ۱)

ترجمہ: بے شک نیک لوگ (جنت میں) ایسے جام شراب پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی ایسے چشموں سے بھرے جائیں گے جن سے اللہ کے خاص بندے پیتے ہیں۔ (ان چشموں میں عجیب بات ہوگی) کہ وہ جنتی لوگ ان چشموں کو جہاں چاہیں گے لے جائیں گے (یعنی یہ چشمے ان کے اختیار کے تابع ہوں گے) یہ ایسے لوگ ہیں جو منتوں کو پورا کرتے ہیں (اور اسی طرح دوسرے واجبات کو) اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس دن کی سختی پھیلی ہوئی ہوگی (یعنی عام ہوگی کہ ہر شخص بچ نہ سکے اس دن پریشانی میں مبتلا ہوگا) یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو (باوجودیکہ وہ قیدی کافر اور لڑائی میں برسرپیکار ہوتے تھے) اور وہ لوگ (اپنے دل میں یا زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں۔ نہ تو ہم اس کا تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ اس کا شکریہ چاہتے ہیں (بلکہ اس وجہ سے کھلاتے ہیں) کہ اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا (یعنی قیامت کے دن کا) خوف رکھتے ہیں پس اللہ جل شانہٗ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور سرور عطا کرے گا اور ان کو اس پختگی کے بدلہ میں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا، اس حالت میں کہ وہ جنت میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں گرمی کی تپش پائیں گے نہ سردی (بلکہ معتدل موسم ہوگا) اور درختوں کے سایے ان لوگوں پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے خوشے ان کے مطیع ہوں گے (کہ جس وقت جس کو پسند کریں گے وہ قریب آجائے گا) اور ان کے پاس (کھانے پینے کے لئے) چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخورے لائیں گے ایسے شیشے جو چاندی کے ہوں گے (یعنی وہ شیشے بجائے کانچ کے چاندی کے بنے ہوں گے جو اس عالم میں دشوار نہیں) اور ان کو بھرنے والوں نے صحیح اندازہ سے بھرا ہوگا (کہ نہ ضرورت سے کم نہ زیادہ) اور وہاں (کافوری شراب کے علاوہ) ایسے جام شراب بھی پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی (جیسا کہ جنجر کی بوتل میں ہوتا ہے) یہ ایسے چشمے سے بھرے جائیں گے جس کا نام سلسبیل ہے (کافور ٹھنڈا ہوتا ہے اور سونٹھ گرم، مطلب یہ ہے کہ وہاں مختلف المزاج شرابیں ہیں) اور اس کو ایسے لڑکے لے کر آتے جاتے رہیں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی

باقی صفحہ ۲۶ پر

مولانا محمد انور فاروقی۔ کراچی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ تھا ابوبکر کنیت اور صدیق لقب تھا آٹھویں پشت میں جا کر مرہ بن کعب پر آپ کا سلسلہ نسب ملتا ہے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ حیات تھیں۔ اس نسبت سے آپ حضور اکرم کے سسر ہیں حضور نے تمام صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اجازت دے دی تھی لیکن آپ کو حضور اپنے ساتھ لے کر سفر ہجرت پر روانہ ہوئے جب حضور غار ثور میں چھپے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ ساتھ تھے حضورؐ نے فرمایا کہ ابوبکر کی نیکیاں ستاروں سے زیادہ ہیں۔ جب کسی مدد و خدمت کی ضرورت ہوتی حضرت ابوبکرؓ نے تمام صحابہ پر سبقت لی۔

ایک مرتبہ حضورؐ نے چندے کی اپیل کی۔ حضرت عمرؓ آدھا مال لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق گھر کا تمام اثاثہ لے آئے آپؐ نے پوچھا گھر کے لئے کیا چھوڑ آئے۔ آپؓ نے جواب دیا "اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں"۔

پروانے کے لئے شمع عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ چکا دیا لیکن ابوبکرؓ کے اتنے احسانات ہیں کہ ان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خود دیں گے آپؐ نے اپنی علالت و بیماری کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امامت کے لئے اپنے مصلے پر کھڑا کیا۔ آپ کی حیات طیبہ میں ابوبکرؓ نے سترہ نمازیں پڑھائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو دنیا میں کئی بار جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی تھی۔ حضور اکرمؐ کے معراج کی تصدیق بلا دلیل سب سے پہلے ابوبکرؓ نے کی۔ مدینہ طیبہ میں آپؓ نے ایک مسجد تعمیر کرائی۔ تمام جنگوں میں آپؓ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۹ ہجری میں آپ کو امیر حج مقرر کیا آپؐ کے وصال کے بعد آپؓ نے غزوہ صحابہ کرامؓ کو تسلی دی حضور کے بعد انبیاء اور انبیاء کے بعد سب سے پہلا مقام اور مرتبہ آپؓ کا ہے۔ مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کروا دیئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سوا۔ آپؐ نے فرمایا میرے دنیا میں دو وزیر ہیں۔ (۱) حضرت ابوبکرؓ صدیق (۲) اور حضرت عمر فاروقؓ

دور خلافت:۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ منتخب ہوئے تمام صحابہ کرامؓ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جبکہ ابتدائی مراحل میں بعض صحابہ کرامؓ چاہتے تھے کہ امیر مہاجرین

میں سے ہو اور بعض چاہتے تھے کہ ایک امیر مہاجرین میں سے اور ایک انصار میں سے ہو۔ لیکن اس تجویز کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروقؓ نے قبول نہ کیا۔ اور کہا کہ ایک حکومت کے دو سربراہ کیسے ہو سکتے ہیں آخر کار مہاجرین و انصار نے متفقہ طور پر صدیق اکبر کو خلیفہ منتخب کیا گیا جیسے ہی آپ نے زمام خلافت سنبھالی آپ نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس میں آپ نے فرمایا:

"لوگوں میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں اگر اچھے کام کروں تو میری مدد کرو۔ غلطی کروں تو میری اصلاح کرو۔ تم میں سے جو شخص کمزور ہے وہ میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں اور تم میں سے جو قوی ہے۔ میرے نزدیک وہ کمزور ہے۔"

فتنہ ارتداد:۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں فتنہ ارتداد پیدا ہو گیا۔ بعض قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے وقت کی نزاکت کے پیش مصلحت سے کام لینے کا مشورہ دیا لیکن آپؓ نے فرمایا واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ۔

"اللہ کی قسم اس شخص کے خلاف جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا"۔ ایک مقام پر فرمایا۔

"جس پر زکوٰۃ کی رسی آجائے اگر اس نے وہ رسی نہ دی تو میں اس کے خلاف جہاد کروں گا"۔

اسی طرح فتنہ ارتداد ایک خطرناک فتنہ پیدا ہوا کہ مسیلمہ کذاب و طلیحہ وغیرہ نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا جس میں سات سو قاریٔن قرآن شہید ہوئے لیکن آپ نے بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ہر قسم کا فتنہ ارتداد کی سرکوبی کی۔

فتوحات:۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں بے شمار فتوحات ہوئیں خصوصاً آپ کا یہ کارنامہ عظیم ہے کہ جس لشکر کی تشکیل آپؐ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں کی تھی۔ اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر کیا تھا۔ لیکن آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے حضرت اسامہ کو نو عمر سمجھتے ہوئے سپہ سالاری سے ہٹانے کا مشورہ دیا۔ لیکن آپؓ نے جواب دیا جس شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سپہ سالار مقرر کیا ابوبکرؓ کی کیا جرأت ہے کہ اسے معزول کرے۔ آپ کے دور خلافت میں ایرانیوں سے کئی معرکے ہوئے اور ایران کی فتح کی داغ بیل پڑ گئی مثنیٰ بن حارثہ و خالد بن ولید کو عراق کی طرف روانہ کیا تھوڑے ہی عرصہ میں عراق کا کافی علاقہ فتح ہو گیا۔ آپ کے دور خلافت کی آخری جنگ، جنگ یرموک تھی۔ اس میں دشمن ایک لاکھ تیس ہزار لاشیں چھوڑ کر میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے۔ صدیق اکبرؓ کا دور خلافت دو سال تین مہینے گیارہ دن تک رہا۔

امیر شریعت کی زندگی کا مشن

قرآن کی تلاوت ـــ ختم نبوت کی حفاظت ـــ انگریز سے بغاوت

تحریر: شوکت زمان بلدیہ ٹاؤن کراچی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر ایک خطیب کی حیثیت سے ابھرے اور پل بھر میں پورے ہندوستان میں شاہ جی کی خطابت و ذہانت کے چرچے ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو بہت سی نعمتوں سے نوازا جن میں اُن کی حجازی لے کی قرأت، آواز و انداز، پل میں رُلانا، پل میں ہنسانا، شامل تھا۔ قرآن پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ابھی آسمان سے نازل ہو رہا ہے۔ قرآن کی قرأت سن کر مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کے دل بھی بے قابو ہونے لگتے تھے۔ شاہ صاحب کی زندگی کا واقعہ ہے کہ جب شاہ صاحب میانوالی کی جیل میں اپنے ایام اسیری گذار رہے تھے۔ انگریزی دورِ حکومت تھا۔ شاہ صاحب کہا کرتے تھے۔ "تین ہی کام ہیں میرے بس!

پہلا "قرآن کی تلاوت کرنا"، دوسرا "انگریز کی بغاوت کرنا" اور تیسرا "عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرنا"

جیل کی تاریک کوٹھری میں شاہ جی ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنے رات کے سناٹے میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ قرآن کی آواز جب جیل کے سپرنٹنڈنٹ کے کانوں میں پڑی تو اُسے بڑا سرور آیا اور وہ آواز کا پیچھا کرتے کرتے شاہ جی کی کوٹھری تک پہنچ گیا اور خاموشی سے قرأت سننے لگا۔ شاہ جی اس انداز میں تلاوت کر رہے تھے کہ انگریز سنتا جا رہا تھا، اور روتا جا رہا تھا۔ آخر نوبت ہچکیوں اور چیخوں تک آ پہنچی اور کوٹھری کی سلاخیں پکڑ کر زور زور سے چلانے لگا، شاہ صاحب بس کرو، میرا دل پھٹنے لگا ہے۔ شاہ جی نے فرمایا دیکھا تم نے! قرآن کی عظمت، قرآن تو غیر مسلموں سے خراج وصول کر کے رہا ہے "آنسوؤں کا خراج"

انگریز کہنے لگا شاہ جی کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔ وہ سمجھا کہ شاید رہائش کی تکلیف ہو یا کھانے پینے کی اشیاء کی طلب ہو۔ شاہ صاحب نے جواب دیا "خدمت یہی ہے کہ جتنا جلد ہو سکے اپنا بوریا بستر باندھو اور میرے وطن کو خالی کر دو۔"

اکثر فرمایا کرتے تھے "میں اُن سؤروں کا ریوڑ چرانے کو تیار ہوں جو برٹش امپیریلزم کی کھیتی کو ویران کر دیں" اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا دیکھو بیٹا انگریز کی کسی بات کو نہ ماننا۔ اگر انگریز آبِ زم زم سے غسل کر کے اور غلافِ کعبہ کا لباس پہن کر تمہارے سامنے آئے اور کہے میں تمہارا دوست ہوں تو اُس کی بات نہ ماننا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے فصاحت و بلاغت کی اتنی دولت سے نوازا تھا کہ آٹھ، آٹھ گھنٹے تقریر کرتے عشاء کی نماز کے بعد خطاب شروع ہوتا اور فجر کی اذان تک جاری رہتا، دور دراز سے لوگ لاکھوں کی تعداد میں تقریر سننے کے لیے آتے، بارش ہو یا سخت دھوپ، سردی ہو یا گرمی لوگ اُس وقت تک بیٹھے رہتے جب تک شاہ تقریر ختم نہ کر دیتے۔ تقریر کے دوران اکثر لوگوں پر وجد طاری ہو جاتا، ایک بار ایک نوجوان جس کا نام راجندر سنگھ آتش تھا۔ شاہ جی کو قتل کرنے کے ارادے سے جلسے میں آیا اور خنجر پاس رکھ کر اسٹیج کے قریب بیٹھ گیا کہ جب یہ شخص تقریر میں گم ہو گا تو اس کا کام تمام کر دوں گا۔ لیکن شاہ جیؒ جب قرآن کی تلاوت کرتے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے تو یہ شخص ساری رات قرأت کی آواز ہی میں مست رہا اور جب صبح تقریر ختم ہوئی تو یہی راجندر سنگھ آتش جو قتل کرنے

یہ عطاء اللہ بخاری کون ہے

اور اس رات کیا واقعہ ہوا؟

ترکی میں ایک عالم دین نے خواب دیکھا کہ "آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، گھوڑوں پر سوار تشریف لے جا رہے تھے۔ اس ترک عالم دین نے عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم! کہاں کا ارادہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرا بیٹا عطاء اللہ بخاری پاکستان سے آرہا ہے، اسے لینے جا رہے ہیں"

ترک عالم حضرت شاہ جیؒ کو نہیں جانتے تھے وہ صرف پاکستان میں مولانا محمد اکرم سلطان فنڈی لاہور سے واقف تھے انہیں خط لکھا کہ فلاں رات میں نے اس طرح کا خواب دیکھا آپ فرمائیں کہ یہ عطاء اللہ بخاری کون ہے اور اس رات کو کیا واقعہ ہوا؟ خط پڑھا تو معلوم ہوا کہ خواب کی وہی رات تھی جس رات سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا۔

کے ارادے سے آیا تھا اپنے خنجر سمیت شاہ جی کے قدموں میں گر پڑا اور اپنے ارادے کا ذکر کیا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگا۔ بعد میں معلوم کرنے پر راجہ رنگھو نے بتایا کہ اُسے مرزا بشیر الدین نے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا تھا اس نے شاہ جی کو قتل کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے سرزمین ہند پر انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیت کا بھرپور تعاقب کیا، اور عقیدہ ختم نبوت کو مسلمانوں پر واضح کیا۔ ہندوستان کے چپے چپے پر جا کر شاہ جیؒ نے مرزائیت کے خلاف تقریریں کیں۔ تحصیل ڈسکہ میں چوہدری ظفر اللہ قادیانی کا بھائی چوہدری اسد اللہ قادیانی مسلمانوں کے ووٹ لے کر اسمبلی میں پہنچ جاتا تھا اور مرزائیوں کی پشت پناہی کرتا تھا۔ شاہ جی نے ڈسکہ کے حلقے سے اپنے ایک دوست چوہدری غلام رسول کو جو کہ شاہ جی کی جماعت مجلس احرار اسلام کے سرگرم رکن بھی تھے چوہدری اسد اللہ قادیانی کے مقابلے میں امیدوار کھڑا کیا۔ یہاں پر شاہ جیؒ نے دن رات اس حلقے کے مسلمانوں کو بڑی تفصیل کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے آگاہ کیا اور قرآن کی سحر انگیز قرأت سے لوگوں کے دل جیت لیے۔ یہاں پر مرزائیوں اور ان کے حامیوں نے نیزوں برچھیوں سے شاہ جیؒ کے جلسے پر حملہ کر کے اور انہیں قتل کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن شاہ جیؒ کے فن خطابت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی۔ الیکشن کا نتیجہ نکلا تو چوہدری غلام رسول نے ہزاروں ووٹوں سے اپنے قادیانی حریف کو شکست دی اس طرح اس حلقے میں ہمیشہ کیلئے اسد اللہ قادیانی کا اثر و رسوخ ختم ہو گیا۔

زندگی کے اس تاریک اور خاردار راستے میں اس مرد مجاہد نے ہمیشہ آزادی کے گیت گائے۔ اور حق کا پرچم بلند کرتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کا سال تاریخ کا وہ سال تھا جب مرزائیوں نے اور ان کے گماشتوں نے پھر کل پرزے نکالنے شروع کیے۔ اسی دوران "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کا قیام عمل میں آیا اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کو اس اہم منصب سے ہٹانے کے لیے تحریک چلی تو شاہ صاحب اور دیگر علمائے کرام کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ حکومت وقت کی ہزاروں کوششیں بھی اس مرد قلندر کو اپنے راستے سے نہ ہٹا سکیں۔ اسی دوران آپ کی صحت کافی خراب ہو چکی تھی۔ رہائی کے بعد شاہ صاحب کی صحت پھر لوٹ کر نہ آ سکی۔ اور بالآخر ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو تحریک آزادی کا عظیم سپوت، برعظیم ایشیا کا عظیم خطیب اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

آمین

اشاعت اسلام کا ایک عالمگیر سلسلہ

تبلیغی جماعت

محمد عثمان انوری کراچی

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مکمل فرما کر آئندہ کے لیے اسے ذریعہ نجات قرار دیا ہے چنانچہ لوگوں کی رہنمائی اور خیر خواہی کے لیے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پاکیزہ سلسلہ کو قائم کیا اور حرمین شریفین سے نکل کر دیگر دور دراز کے ممالک میں تشریف لے گئے ان حضرات نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اخلاق حسنہ سے وہاں کے لوگوں کو اتنا متاثر کیا کہ ان کی مبارک زندگی کو دیکھ کر وہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس طرح لاکھوں غیر مسلم ان کی دعوت پر مسلمان ہوئے۔ اسی طرح اکابرین اسلام، اسلام کے لیے ہر دور میں اصلاحی خانقاہی علمی دینی خدمات انجام دیتے رہے ہیں برصغیر میں اشاعت اسلام کا اہم فریضہ انجام دینے والوں میں حضرت خواجہ اجمیریؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، داتا گنج بخشؒ اور حضرت محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان علمائے دہلی اور دیوبند اور مشائخ سندھ و سرحد قابل ذکر ہیں۔ ہندو پاک میں گزشتہ نصف صدی سے انہی مذکورہ بزرگوں کے وارث اور جانشین حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلمانوں کی دینی حالت اور اخلاقی صورت اور دین اسلام سے لاپرواہی اور دوری کو محسوس کرتے ہوئے دعوت و تبلیغ کے نام سے میوات سے کام شروع فرمایا کیونکہ پورے خطے میں یہ علاقہ دین و دنیا کے معاملے میں سب سے پچھڑا ہوا تھا۔ وہاں کے مسلمان نام کے مسلمان تھے۔ عملاً ان میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی۔ معاشرے میں ہندوانہ رسم و رواج عام تھے۔ پورے راجپوتانہ میں ایسے کام کی اشد ضرورت تھی بھلا محمد الیاسؒ نے بستی نظام الدین دہلی کو مرکز بنا کر مسلمانوں کو تبلیغ دین کے لیے شہروں سے نکل کر دیہاتوں میں گاؤں گاؤں میں جا کر کام شروع کیا۔ ابتدا میں بڑی محنت اور مشکل سے لوگ اس کام کے لیے تیار ہوتے مگر چند سال بعد جب مسلمانوں کو اس نیک کام اور اشاعت اسلام کی افادیت اور اہمیت کا احساس ہوا تو وہ وقت دینے پر آمادہ ہونے لگے اور اس طرح میوات کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی اس

باقی صفحہ ۲۴ پر

آخر قادیانیوں کو پاکستان سے دشمنی کیوں ہے؟

محمد حنیف ندیم

ہائے قادیان! آہ، آہ، آؤں — ہچکیاں اور سسکیاں

قادیانیوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اس لیے کہ رجال قادیان مرزا قادیانی نے قادیان کے متعلق کہا تھا ہے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اگر قادیانی ترک سکونت کر کے پاکستان آئے ہیں تو اس سے ان کا مقصد پاکستان کے خلاف مخبری کرنا اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا تھا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی، نوے ہزار فوجی جوانوں کا قید ہونا، پاکستان اور اہل پاکستان کے لیے عظیم حادثہ تھا۔ اس سلسلہ میں متعدد سیاسی لیڈروں کے بیانات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں کہ اس عظیم حادثہ کا مرکزی کردار مرزا قادیانی کا پوتا مسٹر ایم ایم احمد تھا۔

سوال یہ ہے کہ آخر قادیانی پاکستان کے دشمن کیوں ہیں؟ انہیں پاکستان میں رہتے ہوئے اس کا کھاتے ہوئے بھی اس پاک وطن کی سرزمین سے محبت کیوں نہیں؟ اس سوال کا جواب قادیانیوں کے دوسرے نام نہاد خلیفہ آنجہانی مرزا محمود کی اس پیشگوئی سے ملتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ اوّل تو ہندوستان کی تقسیم ہوگی نہیں اگر ہو بھی گئی تو ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ متحد ہو جائیں اور پھر اکھنڈ بھارت بن جائے۔" مرزا محمود کی یہ پیشگوئی الفضل قادیان مئی ۱۹۴۷ء میں شائع ہو چکی ہے اس سلسلہ کی پہلی کوشش مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں جنرل یحییٰ خان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے کی گئی جو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مرزا محمود کے اکھنڈ بھارت کے الہامی نظریہ کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ میں اُس کی اور اس کی بیوی کی جو لاشیں دفن ہیں وہاں پر نصب کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے کہ یہ امانتاً دفن ہیں اور جوں ہی حالات سازگار ہوں ان دونوں کو یہاں سے نکال کر قادیان کے نام نہاد بہشتی مقبرے میں دفن کر دیا جائے۔

مرزا محمود کے اور بھی بہت سے بیانات اور پیغامات ایسے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاکستان اگر ٹھہرا رہا تو مجبوری سے ـــــ ورنہ اس کی تمنا یہی تھی کہ کسی نہ کسی طرح جلا وطنی کی زندگی ختم ہو اور وہ جلد پاکستان سے چھٹکارا حاصل کر کے قادیان پہنچ جائے چنانچہ اس نے قادیان کے سالانہ جلسہ پر یہ پیغام بھیجا:-

"آج پھر مسجد اقصیٰ (مرزا طاہر) میں ہمارا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اس لیے نہیں کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مشتاقوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ بلکہ شمع احمدیت کے پروانے سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے قادیان نہیں آ سکتے یہ حالات عارضی ہیں اور ..... ہمیں پورا یقین ہے کہ قادیان احمدیہ جماعت کا مقدس مقام ..... ضرور پھر احمدیوں کے قبضہ میں آئے گا"

(ماہنامہ الفرقان ربوہ درویشان قادیان نمبر اکتوبر ۱۹۶۳ء)

اسی مرزا محمود نے اپنی جماعت کے ایک مبلغ مسٹر جلال الدین شمس کے نام خط میں فتح قادیان سے متعلق یوں مشورہ دیا۔

"دعا، گریہ وزاری سے کام لینا چاہیے اور ظلم کو برداشت کرے ظلم کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے جب تک یہ طریق جاری آبادی نہیں دکھائے گی دوبارہ قادیان کا فتح کرنا مشکل ہوگا۔"

(ایضاً ص۹۵)

مرزا محمود اپنے ایک اور پیغام میں جو نام نہاد "اصحاب الصفہ" کے نام ہے لکھتا ہے:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کچھ صحابہ اور کچھ اور لوگ جو جوار مسیح ..... کو دنیوی زندگی پر فضیلت دیتے ہیں قادیان آ بسے ہیں ..... کچھ لوگ جو اور نہیں ٹھہر سکتے واپس آئیں گے اللہ ان کی قربانی کو قبول کرے ..... اور قادیان میں رہنے کے ثواب کو بڑھانے کی انہیں توفیق بخشے اور ہماری جلا وطنی کے دن چھوٹے کرے۔ اگر سلسلہ کی ضروریات مجبور نہ کرتیں تو میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا لیکن زخمی دل اور افسردہ افکار کے ساتھ آپ سے دور اور قادیان سے باہر بیٹھا ہوں نہ معلوم وہ دن کب آتا ہے کہ میں بھی اس مقام پر پہنچ سکوں جو خدا کے رسول (مرزا) کی تخت گاہ ہے اور احمدیوں کا دائمی مرکز ہے ..... آپ لوگ دعا میں لگے رہیں تا خدا تعالیٰ جلد قادیان پھر ہمارے ہاتھوں میں دے۔" (ایضاً ص۸)

مرزا محمود خلافت اور الہام کا مدعی تھا اس نے اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی کی لیکن اس کی تمنا پوری نہ ہو سکی۔ پھر پیغام پر پیغام ارسال کیے اور اپنے پیروکاروں کو یہ تاثر دیا کہ ہم اگرچہ قادیان سے دور ہیں تو جلا وطنی کے یہ حالات عارضی ہیں۔ "قادیان میں رہنے والوں کو کہا رو رو، دھو دو گریہ وزاری کرو، دعائیں کرو تا خدا جلد قادیان ہمارے ہاتھوں میں دے دے، لیکن

ہے اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مرزا محمود کا دعوائے خلافت، ماموریت، مصلحیت کام نہ آ سکا اور وہ دس سال موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہ کر انتہائی ذلت و نامرادی کے عالم میں سوئے جہنم سدھار گیا لیکن قادیان نہ ملنا تھا نہ ملا۔

۲۔ قادیانی مرزا قادیانی کی بیوی کو "ام المومنین" کہتے ہیں مذکورہ رسالہ الفرقان میں ہی ص۲۳ پر اس کا ایک پیغام شائع کیا گیا ہے۔ اس نے بھی یہی پیغام دیا:-

"میں اپنے خدا کی ہر تقدیر پر راضی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ خواہ درمیانی امتحان کوئی صورت اختیار کرے قادیان ..... جماعت کو ضرور واپس ملے گا۔" ص۲۴

۳۔ مرزا محمود کا بھائی اور مسٹر ایم ایم احمد کا باپ مرزا بشیر احمد ایم اے امیر جماعت قادیان کے نام لکھتا ہے:-

"ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمارا پیارا مرکز ہمیں کب

واپس ملے گا، مگر جب تک وہ ہمیں واپس نہیں ملتا ان بزرگوں کا وجود اور ان کے ساتھ آپ جیسے جاں نثار درویشوں کا وجود اس شمع کا حکم رکھتا ہے۔ الخ (ایضاً ص ۳)

یہاں اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ فوج میں موجود عبدالعلی قادیانی اور اختر حسین قادیانی جیسے جرنیلوں نے مسلط کی تھی۔ جس کا مقصد قادیانی پیشواؤں کے پیغامات اور الہامات کی روشنی میں قادیان کا حصول تھا۔ سیالکوٹ کے (جہاں سے قادیان بالکل قریب ہے) محاذ پر فوج کی کمان قادیانی افسروں کے ہاتھ میں تھی بفضل اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ ۶۵ء کی جنگ میں پاکستان بچ گیا ورنہ قادیانیوں کا منصوبہ اس وقت ہی پاکستان کو تباہ کرنے کا تھا۔ جیسا کہ پاکستان فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ خان نے اپنی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "مائی ورژن" میں انکشافات کیے ہیں۔

مذکورہ بالا قادیانی راہنماؤں کے پیغامات اور الہامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہر قادیانی پاکستان کے مقابلہ میں قادیان کو پسند کرتا ہے اور اس کی جدائی اور فراق انہیں بہت زیادہ گراں گزرتا ہے چنانچہ "قادیان کے ہجر و فراق" میں کچھ قادیانی شعراء نے بھی مرثیہ خوانی کی ہے جس کی جھلک ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔

ایک قادیانی شاعرہ فغان درویش کے نام سے یوں نوحہ خوانی کرتی ہے ؎

کب راہ ان کی فرشتے کریں گے صاف
کب ہوں گے واپسی کے اشارے کب آئیں گے
کب پھر "منارۂ شرق" پہ چمکے گا آفتاب
"شب" کب کٹے گی دل کے نظارے کب آئیں گے

ایک قادیانی شاعر پاکستان کے قیام کو قید سے تعبیر کرتے ہوئے درویش قادیان سے خطاب کے عنوان سے کہتا ہے کہ گو ہم یہاں رہتے ہیں لیکن ہمارا دل اور جان قادیان میں ہے اور یہ کہ تم جنت میں آباد ہو اور ہم دنیا میں ؎

باقی صفحہ ۲۰ پر

بڑھتا ہے ذوقِ جرم یاں ہر سزا کے بعد

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی روح پرور یادیں

فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا کے قلم سے

مظفر علی شمسی صاحب کی روایت ہے کہ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آ رہی تھی سامنے سے تڑ تڑ کی آواز آئی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لیے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو برات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لیے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشواؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری بارات میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کروں گی جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں شہید کی ماں ہوں، بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔ سب سینہ پر گولیاں کھائیں۔ فرحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ

تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم کتابیں ہاتھ لیے کالج جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا۔ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گر گیا۔ پولیس والے نے آ کر اٹھایا تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ ظالم گولی ران پر کیوں ماری ہے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو دل میں ہے۔ یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب و جگر کو سکون ملے

مولانا عبدالستار نیازی راوی ہیں کہ اس تحریک میں جلوس میں بھی شریک ہوتا تھا یہ طے کر کے آتا تھا کہ ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جان دے گا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ لوگ لاٹھیاں کھاتے رہے۔ ایک نوجوان کے پاس حمائل شریف تھی۔ فردوس شاہ ڈی ایس پی نے ٹھوکر ماری نوجوان گر گیا حمائل شریف دور جا گری اور پھٹ گئی۔ فردوس شاہ کو لوگوں نے موقع پر قتل کر دیا۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والا اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔

نیازی صاحب فرماتے ہیں کہ دہلی دروازہ کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی پولیس نے چاروں کو باری باری گولی کا نشانہ بنا دیا۔

نیازی صاحب کے بقول ہمارا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا۔ لا الہ الا اللہ کا ورد نعرہ تکبیر، ختم نبوت زندہ باد کے نعرے ورد زبان تھے۔ وہاں پر زبردست فائرنگ ہوئی لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

معلوم ہوا کہ اسی تحریک میں کرفیو لگ گیا۔ اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے بڑھا مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑے ہو کر اشہد ان محمد رسول اللہ کہا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا چوتھا مسلمان آگے بڑھا تینوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر کہا حی علی الصلوٰۃ کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا۔ غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے۔ مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

دنیا کی حقیقت

مولانا احمد علی صاحب انگلینڈ

آیات کریمہ اور احادیث کثیرہ دنیا کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں۔ ان تمام کا احصار تو مشکل ہے لہٰذا ان میں سے آیات و احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے :۔ وما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولھو وللدار الآخرۃ خیر للذین یتقون الآیۃ

ترجمہ :۔ دنیا کی زندگی تو صرف لہو ولعب ہے، البتہ آخرت کا گھر بہتر ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں

اللہ جل شانہٗ نے اس دنیوی زندگی کو لہو ولعب قرار دیا ہے۔ دنیوی زندگی سے مراد زندگی کا وہ حصہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے اعلیٰ مقصد سے خالی ہو۔ جو صرف کھانے پینے اور نفسانی خواہشات کے پورا کرنے تک محدود ہو۔ پس وہ اعمال جن میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مدنظر ہو تو گو وہ کھانے پینے سے متعلق ہوں لہو ولعب کی زندگی میں شامل نہیں :

واقعی یہ فانی زندگی حیات اخروی کے مقابلہ میں ہیچ اور بے حقیقت ہے۔ یہاں کی زندگی کے صرف انہی لمحات کو زندگی کہا جا سکتا ہے۔ جو آخرت کی درستی میں خرچ ہوں۔ بقیہ تمام اوقات جو آخرت کی فکر سے خالی ہوں لہو ولعب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

مسلمان کو چاہیے کہ اس فانی دنیا سے لگاؤ اور محبت نہ رکھے۔ بذات خود دنیا کما نا برا نہیں لیکن اس کی طلب میں ہر وقت منہمک و مشغول رہنا قابلِ مذمت ہے۔ اور تجربہ شاہد ہے۔ کہ انسان کو کتنا ہی مال حاصل ہو جائے مگر وہ ہر وقت اور زیادہ حاصل کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ چنانچہ متعدد روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اگر آدمی کے پاس دو وادیاں سونے کی ہوں تو وہ تیسری کا طالب ہو گا ہے۔ اسی وجہ سے دنیا کی حقیقت اور اس کی گندگی اور ناپائیداری

واضح کی گئی ہے۔ تاکہ اس سے محبت میں کمی ہو۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ترجمہ : اگر دنیا کی قیمت عند اللہ ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتے " (کتاب الزہد صفحہ ۵۲)

چونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔ اسی لیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ کافروں کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ تاکہ اس دنیا میں لطف اٹھالیں پھر آخرت میں ابد الآباد تک تحسر ان میں رہیں گے

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہاں پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ بعض مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بہت کچھ عطا فرمایا ہے اور بعض کافروں کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جو کہ حدیث مذکور کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کو آخرت اور جنت میں جو کچھ ملنے والا ہے اس اعتبار سے دنیا کی دولت کچھ بھی نہیں ہے۔ اور کافروں کو جو کچھ جہنم میں عذاب ہونے والا ہے وہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی تکالیف بمنزلہ جنت کے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فضائل صدقات میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایک حدیث میں دنیا کی مذمت وارد ہوئی ہے لیکن علامہ عراقی وغیرہ حضرات محدثین فرماتے ہیں کہ مجھے وہ روایت نہیں ملی کہ کہاں ہے۔ تاہم امام غزالی نے اس کو نقل کیا ہے اور صاحب قوت نے اس کو حضرت حسن بصری سے مرسلاً نقل کیا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دنیا کی حقیقت دکھاؤں، میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے باہر ایک کوڑے پر تشریف لے گئے جہاں آدمیوں کی کھوپڑیاں ہیں۔ یہ دماغ اسی طرح دنیا کی حرص کرتے تھے جس طرح تم سب زندہ آج کل کر رہے ہو۔ یہ بھی اسی طرح امیدیں باندھا کرتے تھے جس طرح تم لوگ امیدیں لگائے ہوئے ہو۔ آج یہ بغیر کھال کے ہڈی ہو گئی ہیں اور چند روز اور گذر جانے کے بعد مٹی ہو جائیں گے یہ پاخانے وہ رنگ برنگے کھانے ہیں جن کو بڑی محنت سے کمایا، حاصل کیا اور پھر ان کو تیار کیا اور کھایا۔ اب یہ حال ہے کہ اس میں پڑے ہیں۔ کہ لوگ اس سے نفرت کرکے بھاگتے ہیں وہ لذیذ کھانے جس کی خوشبو دور سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی آج اس کا منتہیٰ یہ ہے کہ اس کی بدبو دور سے لوگوں کو اپنے سے متنفر کرتی ہے۔ یہ چیتھڑے وہ زینت کا لباس تھا جس کو پہن کر آدمی اکڑا کرتا تھا۔ آج یہ اس حال میں ہے کہ ہوائیں اس کو ادھر ادھر جھٹکتی ہیں۔ یہ ہڈیاں ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن پر لوگ سواریاں کرتے تھے۔ اور دنیا میں گھومتے تھے۔ پس جسے ان احوال پر رونا ہو وہ ان کو دیکھ کر رو دے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب رو دئیے"

دنیا جب اس قدر بے وقعت اور گندی ہے تو پھر اس کے لیے اپنے مولیٰ اور مالک حقیقی حق تعالیٰ شانہٗ کو ناراض کرکے نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا کس قدر نادانی ہو گی۔

شعر

یا صاحبی لا تغترر بتنعمٍ
فالعمر ینفد والنعیم یزول!
فاذا حملت الی القبور جنازۃ

فاعلم بانك بعدها محمول!

ترجمہ: اے ساتھی دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا۔ عمر ایک دن ختم ہونے والی ہے۔ اور نعمتیں تم سے جدا ہونے والی ہیں۔ اور تم کسی جنازہ کو قبرستان لے جا رہے ہو تو یقین کر لو کہ آج کے بعد تم اٹھائے جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ دنیا میں اسی طرح زندگی گذارو جیسا کہ کوئی مسافر کوئی راستہ چلنے والا ہے۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو قبرستان والوں میں سمجھا کرو۔ اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابن عمر جب صبح ہو جائے تو شام تک کی زندگی کا یقین نہ کرو اور جب شام ہو جائے تو صبح تک کی زندگی کی امید نہ باندھو۔ اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے زمانہ کے لیے نیک عمل کر رکھو اور اپنی موت کے لیے اپنی زندگی ہی میں تیاری کر لو، کل کو معلوم نہیں کہ تمہارا نام کیا ہو جائے (یعنی کن لوگوں میں شمار ہو جائے، نیک لوگوں میں یا بد لوگوں میں)

فضائل صدقات ص ۱۵۹

اگر انسان غور کرے تو واقعی اس کو اس بات کا احساس ہوگا، کہ کچھ نہ کچھ آخرت کے لیے بھی جمع کرنا چاہیے۔ موت کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ بچے کو بھی لے جاتی ہے، جوان کو بھی اور بوڑھے کو بھی، اور آنے سے قبل نہ اطلاع دیتی ہے نہ خبر، بس اچانک آجاتی ہے۔ اور پھر انسان کی حقیقی بصارت کھلتی ہے۔ اور چاہتا ہے کہ کچھ مہلت مل جائے لیکن اس مہلت کہاں سے ملے گی۔ اور کف افسوس ملتا ہوا اس دنیائے فانی سے جاتا ہے۔ اور قبر میں کیا ہوتا ہے اس کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کے ساتھ عفو و کرم کا معاملہ فرمائے۔ آمین۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں

ذوالفقار علی، قصور۔

س: زید یہ اعتقاد رکھے اور بیان کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے یا وفات دیئے جانے کے بارے میں قرآن پاک خاموش ہے۔ جیسا کہ زید کی یہ عبارت ہے " قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمان پر کہیں لے گیا اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔ اس لیے قرآن کی بنیاد پر نہ ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جا سکتی ہے اور نہ اثبات"۔ تو زید جو یہ بیان کرتا ہے، آیا اس بیان کی بناء پر مسلمان کہلائے گا یا کافر، وضاحت فرمائیں۔

ج: جو عبارت سوال میں نقل کی گئی ہے۔ یہ مودودی صاحب کی تفہیم القرآن کی ہے۔ بعد کے ایڈیشنوں میں اس کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ اس لیے اس پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا البتہ گمراہ کن غلطی قرار دیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی تصریح "بل رفعه الله اليه" اور "اني متوفيك ورافعك الى" میں موجود ہے۔ چنانچہ تمام ائمہ تفسیر اس پر متفق ہیں کہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو ذکر فرمایا ہے۔ اور رفع جسمانی پر احادیث متواترہ موجود ہیں۔ قرآن کریم کی آیات کو احادیث متواترہ اور امت کے اجماعی عقیدہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ آیات رفع جسمانی میں قطعی دلالت کرتی ہیں۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی تصریح نہیں کرتا۔

وراثت کا مسئلہ

ایم اکرم، نامعلوم

س: ہمارے والد صاحب مرحوم نے اپنے ترکے میں ایک دوکان چھوڑی۔ جس کی مالیت ۱½ لاکھ روپے ہے اس دوکان کے مندرجہ ذیل حصہ دار ہے۔

۱۔ والدہ

۲۔ تین بیٹے

۳۔ ایک بیٹی

براہ مہربانی یہ بتائیے کہ ۱۵۰۰۰۰ روپے کی رقم ہماری والدہ، ہم تین بھائیوں اور ایک بہن میں کتنی کتنی مقدار میں تقسیم ہوگی۔

ج: آپ کے والد مرحوم کا ترکہ (ادائے قرض و وصیت کے بعد) آٹھ حصوں پر تقسیم ہوگا۔ ان میں ایک حصہ آپ کی والدہ کا، ایک بہن کا، اور دو دو حصے بھائیوں کے، ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم اس طرح تقسیم ہوگی۔

والدہ : (۱۸۷۵۰)

ہر بھائی : (۳۷۵۰۰)

بہن : (۱۸۷۵۰)

بزمِ ختم نبوت

حکومت کیوں خاموش ہے؟

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اس رسالہ سے قادیانی جرائم واضح ہوتے ہیں۔ کچھ کتابیں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قادیانی کمانڈوز کے بارے میں علم ہوتے ہوئے اور ان کے خطرناک عزائم کو جانتے ہوئے بھی حکومت کیوں خاموش ہے؟

(غلام اکبر منگسی کندھ کوٹ اجیک آباد)

واقعتاً رسالہ ایٹم بم ہے

رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اسے پڑھ کر دلی سکون میسر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ اس رسالے کی اشاعت اور زیادہ ہوگی۔ واقعتاً یہ ایٹم بم ہے۔ اور یہ خبر پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ مردان میں قادیانیوں کو عوام نے سزا دی ہے۔ امید ہے کہ دوسرے مسلمان بھی اسی طرح دینی و ملی غیرت کا ثبوت دیں گے۔

(عبدالمجید ساجد، نمائندہ ختم نبوت ضلع جھنگ)

مقناطیسی رسالہ

ایک دوست کے توسط ہر ہفتے رسالہ ختم نبوت پڑھنے ملتا ہے۔ یہ مذہبی اور دنیاوی مسائل سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ اتنا دلکش اور مقناطیسی رسالہ اپنے طرز کا اور کوئی نہیں دیکھا۔ جس کی ہر ہفتے شدت سے انتظار رہتی ہے۔ اپنے اسلاف کرام کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر ایمان میں سرور اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ مرزائی اور قادیانی فتنوں کے بارے میں بھی مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ پڑھے لکھے

ہو کر جن کی مت ماری ہوئی ہے۔ اللہ پاک آپ کے اس قلمی جہاد سے قادیانی فتنوں کا خاتمہ کرے اور وطن عزیز پاکستان کی حفاظت فرمائے۔

(ریاض الدین، شیر شاہ کراچی)

بہت جلد ان کے دانت گر جائیں گے

میرے پاس ختم نبوت جلد نمبر ۵ شمارہ ۱ ہے پڑھ کر خوشی ہوئی کہ پوری دنیا میں یہ آواز پہنچانے میں جس طرح آپ کوشش کر رہے ہیں اگر ہر فرد انفرادی طور پر ان مرزائیوں کو ناک چنے چبوائے تو انشاء اللہ جلد ہی ان کے دانت گر جائیں گے اور بجائے بھونکنے کے بیچارے دست و گریباں ہونا شروع کر دیں گے۔

(محمد جمیل اختر، جامعہ دارالعلوم رشیدیہ ملتان)

واپڈا حکام توجہ کریں

ہم اہلیان ٹنڈو غلام علی ہفت روزہ ختم نبوت کے توسط سے واپڈا کے اعلیٰ حکام کی توجہ اس نازک مگر اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ ٹنڈو غلام علی میں ایک قادیانی ماجد نامی حال رہائش پذیر کوٹ عبد اللہ، شہر میں میٹر ریڈنگ کے لیے عرصہ دراز سے تعینات ہے جو کہ مسلمانوں کی مساجد میں میٹر ریڈنگ کے لیے جاتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ کوئی بھی غیور مسلمان، کسی قادیانی، کسی مرتد اور جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کو اپنی مساجد میں نہیں دیکھ سکتا۔ چونکہ اس کا تعلق ایک ایسے فتنہ انگیز ٹولے سے ہے جو کہ ہر وقت مسلمانوں کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے۔ جس کا واضح ثبوت حال ہی میں مولانا سمیع الحق صاحب کا سینٹ سے خطاب ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں رہنمائی کی ہے۔ مرزا طاہر مرتد کی سازش "پاکستان توڑ دو" ایک عام مسلمان تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اب قادیانیوں کی سازش بھی مختلف شکلوں میں رونما ہو رہی ہے۔ کبھی صیہونیت کی شکل میں سامنے آتی ہے، کبھی سامراجیت اور استعمار کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، کبھی سولازرکی شکل میں پاکستان کا دورہ کرتی ہے کبھی دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی شکل میں سامنے آتی ہے الغرض یہ کہ کوئی بھی موقع ہاتھ سے ضائع ہونے نہیں دیتی۔ یہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا اور خود ساختہ نبوت کے علمبردار ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس مرتد ماجد کی وجہ سے بہت سے مسلمان متعدد مرتبہ نقصان اٹھا چکے ہیں۔ لہٰذا اہلیان ٹنڈو غلام علی، واپڈا کے حکام سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اسے فوراً معطل کیا جائے۔ کیونکہ یہ مرتد میٹر ریڈنگ کے خانے میں ہرگز فٹ نہیں ہو سکتا۔

منجانب: اہلیان ٹنڈو غلام علی

رسالے سے ایمان کو تازگی ملتی ہے

[illegible] ت انٹرنیشنل باقاعدگی سے مل [illegible] ت کے لیے بے چین ہوتا ہے جب بھی رسالہ ملتا ہے تو ایمان میں تازگی آجاتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اکابر علماء حق کا کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور لکھا کریں۔ تاکہ مسلمانوں میں ایمان کی پختگی ہو، خاص کر حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کا واقعہ ضرور شامل کیا کریں۔

(سرفراز احمد، بلدیہ ٹاؤن کراچی)

یہ پرچہ ہر گھر کی زینت ہو گا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن ہر خطرے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ اور مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ختم نبوت کے کارکن دن رات کام کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ ختم نبوت کا پرچہ ہر گھر اور ہر تک پہنچے گا، اور پہنچ رہا ہے۔

(میر احمد بھٹی، جمعیت طلباء اسلام، مٹھل سندھ)

دل کو بہت بھایا

ہفت روزہ ختم نبوت کے دو شمارے پڑھنے کو ملے۔ دل کو بہت خوشگوار لگے اور بہت ہی بھائے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کی منازل طے کرتا ہوا آگے بڑھے اور مسلمان بھائیوں کے دل موہ لے۔ اور ان کو پتہ چل جائے کہ قادیانیوں کے ناپاک عزائم کیا ہیں۔

(ریاض احمد بٹ، الطاف احمد بٹ، اسحاق احمد بٹ، عبدالغفور احمد بٹ، لالہ موسیٰ)

محنت قابلِ تحسین ہے۔

جریدہ ختم نبوت پڑھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے تمام ساتھیوں کو اجرِ عظیم عطا کرے آمین اور اس مخلصانہ دین کی خدمت کو اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ کاغذ عمدہ ہے اور اشاعت پر محنت قابلِ تحسین ہے۔

(خواجہ اویس احمد مشتاق، سرگودھا)

جو کچھ لکھا ٹھیک لکھا

آج کے اس پُرفتن دور میں دینِ اسلام کے خلاف ہر قسم کے فتنے عمل پیرا ہیں جن میں سب سے سنگین فتنہ قادیانیت کا ہے۔ قادیانیت نے گذشتہ نصف صدی سے مسلمانوں میں انتشار پھیلا رکھا ہے۔ اور باطل قوتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہفت روزہ ختم نبوت جس کا شمارہ ۱۵ اس وقت میرے سامنے ہے۔ جس میں پاکستان اور ملتِ اسلامیہ کے دشمن ڈاکٹر عبدالسلام کی سرگرمیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ بالکل حقیقت ہیں اور دوسرا عنوان "پاکستان کو اللہ تعالیٰ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا" مرزا طاہر کی ہرزہ سرائی کے عنوان سے بالکل ایک واضح دلیل کہ ملتِ اسلامیہ کا یہ گروہ جتنا دشمن ہے اس جیسا دوسرا کوئی گروہ دشمن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ملتِ اسلامیہ پاکستان کو اس فتنے سے محفوظ فرمائے اور ان دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا کرے۔

(قاری عبدالرحمٰن بھان کوٹ م)

قادیانیوں کا انعامی چیلنج

ایک دوست کا مکتوب

مکرمی و محترمی جناب ندیم صاحب

سلام مسنون! انٹرنیشنل ختم نبوت جلد ۵، شمارہ ۱۰ کے صفحہ ۹ پر قادیانیوں کا تیس ہزار روپے کا انعامی چیلنج منظور ہے پڑھ کر از حد مسرت ہوئی، قادیانیوں کی کذابیت و دجالیت کا سب کو علم ہے مگر جھوٹے گروہ کی باتوں کا جب کسی طرف سے جواب نہ آئے تو جھوٹے اور بھی اترا جاتے ہیں، آپ نے ان کا چیلنج قبول فرما کر غیرتِ دینی، حبِ نبوی کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ آپ نے مرزائیوں کے تحریف کردہ کلمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل رسالہ جس میں یہ تصویر چھپی ہے ہمارے پاس محفوظ ہے جو دیکھا جا سکتا ہے جناب ندیم صاحب! آپ کے پاس جو رسالہ ہے اس کا بندہ کو علم نہیں مگر اتنا یقین ہے کہ آپ کے پاس ضرور ہے اور آپ اپنے غیور ہاتھوں سے مرزائیوں کے منہ پر مار سکتے ہیں۔ بندہ کے پاس قومی ڈائجسٹ جولائی ۱۹۸۴ء جو کہ مرزا قادیانی نمبر کے نام سے شائع ہوا اس کے صفحہ ۳۳۹ پر اس کلمہ کا عکس ہے اور اس کے نیچے نوٹ دیا ہوا ہے کہ قادیانیوں نے محمدؐ حذف کر کے احمد لگا دیا ہے مرزا ناصر قادیانی کے دورۂ افریقہ پر تصویری کتاب افریقہ سپیکس پر احمدیہ سنٹرل مسک نائیجیریا کا فوٹو موجود ہے و ہمارے دفتر میں وہ اصل کتاب موجود ہے۔ ندیم)

(محمد یوسف آسی، نواں جنڈانوالہ ضلع جھنگ)

بقیہ، تاریخ قادیاں

کہ اس کے نتیجے میں ان پر جنون کا رنگ غالب آگیا۔

ممکن ہے پہلے بھی ان کے دماغ میں کوئی نقص ہو مگر ہم نے یہی دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی محبت بڑھتے بڑھتے انہیں جنون ہو گیا اور وہ مسیح موعود کی ہر پیشگوئی کو اپنی طرف منسوب کرنے لگے۔"

(تقریر مرزا محمود خلیفہ قادیان الفضل قادیان ۷ جنوری ۱۹۳۴)

قادیانی خلیفہ پر الزامات

شیخ مصری پر مقدمہ چلایا گیا۔ جس پر اس نے بیان دیا۔ جس کا ہائیکورٹ پنجاب لاہور نے یوں ذکر کیا ہے۔ "موجودہ خلیفہ مرزا محمود سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور عورتوں کو ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو رکھتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔ (بحوالہ شیخ عبدالرحمٰن مصری احمدی فیصلہ عدالت العالیہ لاہور شائع کردہ مولوی محمد علی احمدی۔ ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہور ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء)

بادۂ عصیاں سے دامن تر بہ تر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

ناظرین! غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرتد فرقہ کو کس کس اس کے بانی کے قول اور خواہش کے مطابق پارہ پارہ کیا۔ اور اب یہ فرقہ اپنے آقا انگریز کے گھر میں بیٹھ کر کس طرح وطنِ عزیز پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ اور کس طرح خائب و خاسر ہو کر اپنی رسوائی کا باعث بنا ہوا ہے۔

اب بھی وقت ہے کہ یہ ٹولہ اسلام قبول کر کے اپنی عاقبت کو بچا لے ورنہ

پارہ پارہ کن مِن بدکار را
شاد کن ایں زمرہ اغیار را

کے تحت مزید رسوا ہو گا۔ (باقی صفحہ ...)

پڑھتا جا شرماتا جا

تحریر: م۔ب

چوھدری ظفرو قادیانی کا اصل روپ

(۱) محترم مولانا شمس صاحب نے پوچھا کیا بات ہے چائے میں کیا دیر ہے؟ جواب دیا دودھ پھوٹ گیا ہے۔ چودھری صاحب نے فرمایا کہاں ہے لے آؤ۔ جواب ملا پھینک دیا ہے چودھری صاحب نے فرمایا.... پھٹے ہوئے دودھ اور دہی میں کیا فرق ہے مگر انسان ایک کو ضائع کر دیتا ہے دوسرے کو شوق سے کھاتا ہے۔ پھر ایک واقعہ سنایا کہ میں چند دن کے لیے لندن سے باہر گیا ہوا تھا اس دوران میرے ہیز باٹلو کر آ کر رونکر کو باہر جانا پڑا وہ جانے سے پہلے گھر میں موجود اشیائے خوردنی کی ایک فہرست میز پر رکھ گئے میں واپس آیا تو دیکھا کہ دہی پر الّی لگی ہوئی ہے۔ میں نے وہ شاکری کھائی جو درست ہوائے بار رہے تھے انہوں نے بڑی حیرت سے کہا چودھری صاحب آپ نے الّی (پھپھوندی) لگا ہوا دہی کھا لیا۔ محترم چودھری صاحب نے بڑے پیار سے جواب دیا ہاں کھا لیا؟ سستا ہے

سر ظفر نے لاکھوں کروڑوں کمائے مگر خود اچھا کھانا اور اچھا پہننا تک نصیب نہ ہوا۔ اور یہ دولت بھی کسی غریب قادیانی کی مصیبت دور کرنے کے کام نہ آئی۔ بلکہ ساری دولت جائیداد مرزا کے خاندان (دراصل فیملی) کے لیے وقف ہو گئی۔ نیز اپنی آل اولاد و پسماندگان کے نام بھی کچھ نہ کیا۔

اللہ تعالیٰ نے سر ظفر اللہ کو علم و عقل و دانش اور اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا۔ ان کی طویل مہلت تقریباً ایک صدی کی دی (۹۳ سال) کہ وہ قادیانی تحریک کا اندر اور باہر اچھی طرح چھان پھٹک کر پرکھ لیں اور تائب ہو کر دین اسلام میں پلٹ آئیں۔ مگر انہوں نے بے پناہ صلاحیت و دانش اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور طرح طرح کے عذاب جو مختلف ناکامیوں نامرادیوں مرضوں کی بیماریوں اور قادیانیت کے زبردست زوال اور دیگر مصائب جھیل کر بالآخر ایک حسرتناک اور اندوہناک موت مرے۔ اس عذاب کی ایک جھلک درج ذیل ہے

(۱) پہلی شادی کے موقع پر والد سے جھگڑا۔

(۲) خلاف مرضی والد سے دب کر شادی پر مجبور ہونا پڑا۔

(۳) پہلی بیوی سے نہ بنی اس کی ساری عمر خیر خبر نہ لی۔ کبھی میل جول نہ رکھا۔ اس ناکردہ گناہ کی بد دعائیں لیں۔

(۴) والد کے مرتے ہی اپنی مرضی کی ماڈرن دوشیزہ سے شادی کی مگر اس نے ظفر اللہ کا ناک میں دم کر دیا۔ کہ بیوی کے پاس رہنا مشکل ہو گیا۔ اس بیوی نے بے وفائی کر کے ایک دوسرے شخص شاہنواز سے شادی رچالی۔

(۵) بہت چلے کاٹے مگر نرینہ اولاد نہ ہوئی بیٹے کی تمنا ساری عمر تڑپاتی رہی۔

(۶) بیویوں سے اس بن جانے سے مرزا محمود کی فیملی میں دلچسپی لینے لگے۔ اور مرزا فیملی نے ہر طرح کا استحصال کر ساری دولت اور جائیداد بٹورلی اور زندگی بھر اس کی دولت اور صلاحیت کو جس طرح چاہا استعمال کیا۔ غلام اور ذلیل بنا کے رکھا۔ قلیوں تک کا کام لیا۔

(۷) ساری عمر نہ اچھا کھانا نہ اچھا پہننا نصیب ہوا۔ دولت اور جائیداد میں سے پسماندگان کو کچھ نصیب نہ ہوا یعنی ایک دیمک زدہ بے ثمر درخت اہل خانہ اور پسماندگان کے لیے ثابت ہوا۔

(۸) اوائل جوانی میں اپنے نوجوان بھائی شکر اللہ کی وفات کا صدمہ دیکھا۔

(۹) ۱۹۵۹ء میں ظفر اللہ کا سب سے چہیتا بھائی عبداللہ خان بلڈ کینسر سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرا۔

(۱۰) ظفر اللہ کا ہمدم ہمراز اور پیرومرشد مرزا محمود پر ۵۳ء میں قاتلانہ حملہ ہوا جس کے لیے کر یورپ میں جگہ جگہ علاج کے لیے مارا مارا پھرنا پڑا مگر معمولی افاقہ ہونے کے بعد فالج کا حملہ ہوا اور نو سال تک مفلوج ہو کر بچھے پر پڑا رہنے کے بعد عبرتناک موت مرا۔ (یاد رہے مرزا غلام احمد نے فالج کو جھوٹوں اور لعنتیوں کی بیماری لکھا ہے۔)

(۱۱) باوجود مرزا محمود کے دست راست ہونے کے گدی نشینی کے وقت ظفر اللہ کو کسی نے نہ پوچھا۔ اور مرزا محمود وصیت کر گیا کہ آئندہ خلیفہ صرف اس کی اپنی اولاد میں سے ہوگا۔

(۱۲) چھوٹا بھائی اسد اللہ خاں ۱۵ سال تک بعارضہ فالج معذور پڑا رہنے کے بعد ظفر اللہ کی مرگ کے قریبی دنوں میں مرا۔

(۱۳) بڑھاپے میں تیسری شادی فلسطینی دوشیزہ سے کی۔ اس کے منگیتر اور ساری دنیا سے جگ ہنسائی کروائی۔ قادیانی پیشواؤں کی دعائیں بیٹے کے لیے قبول نہ ہو سکیں۔

(۱۴) قادیانیت کا عبرتناک زوال دیکھا۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت کے دو ٹکڑے ہوئے۔ علمائے اسلام کی طرف سے کفر کے فتوے بالآخر اقلیت قرار پائے۔ مرنے کے وقت صورتحال یہ تھی کہ

چوہدری ظفرو خسیس ہونے کی حد تک کنجوس تھا، اور کنجوسی کے چند واقعات

پوری دنیائے اسلام کا اجماع ہو چکا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ کلمہ نماز مساجد اور شعائر اسلام کا استعمال ممنوع ہو چکا تھا۔ پیرو مرشد مرزا طاہر مفرور ہو چکا تھا۔ بعض قادیانی پھانسی کی سزا پا چکے تھے۔

(۱۵) اکلوتی بیٹی امتہ الحئی کی شادی ناکام ہو گئی اس کی پہلی شادی ڈاکٹر اعجاز احمد قادیانی سے ہوئی تھی مگر شادی کے بعد ہی ان بن رہنے لگی اور باوجود سر ظفر اللہ کی ہر طرح کوشش کے بیٹی کو طلاق ہو گئی جس کا ظفر اللہ کو زبردست صدمہ ہوا۔

بعد میں اس کی شادی ظفر اللہ نے اپنے بھتیجے سے کروائی۔

(۱۶) عبرتناک وفات: جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ظفر اللہ کی دوسری بیوی نے ۱۹۶۰ء میں طلاق حاصل کر کے شاہنواز قادیانی سے شادی کر لی تھی مگر یہ شادی چند سال تک ہی چلی اور عورت نے شاہنواز سے بھی طلاق حاصل کر لی۔ اور اپنی بیٹی امت الحئی (جو سر ظفر اللہ سے تھی) کے ساتھ رہنے لگ گئی۔ سر ظفر اللہ اپنی بیٹی اور سابقہ بیوی کے گھر جانا اپنی توہین سمجھتے تھے اس لیے پاکستان آتے تو ربوہ میں مرزا طفیل کے مہمان ہوتے اور مرزا محمود والے کے گری نشینوں کے ہاں ہی رہائش رکھتے۔ لیکن نومبر ۱۹۸۳ء میں لندن میں صحت بہت خراب رہنے لگی اور آخری وقت نظر آنے لگا۔ تو مجبوراً اپنی بیٹی اور سابقہ بیوی کے پاس وطن واپس آنے کا ارادہ کیا۔ لندن میں اپنے دوستوں سے اپنا عندیہ ظاہر کیا۔ دوست بھی حیران ہوئے کیونکہ سب سمجھتے تھے کہ ظفر اللہ کا گھر اور ٹھکانہ تو لندن ہی ہے۔ اسی لیے احباب نے کہا کہ اب آخر وقت میں پیار کیا کرو

ظفر و قادیانی ۱۵ سال ہالینڈ میں قادیانی مشن کے ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتا رہا

کے بیٹھ رہ جاؤ۔ بقول شاعر

ساری عمر تو عشق بتاں میں کٹی غالب
اب آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

چنانچہ جب ایک خاص صاحب منصور د ۔ ڈی نے پوچھا کہ چودھری صاحب یہ کیا سن رہا ہوں تو سر ظفر اللہ نے جواب دیا "MANSOOR I DO NOT LIKE TO GO IN A BOX"

یعنی تابوت میں بند ہو کر واپس جانا نہیں چاہتا صحت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ پہیوں والی کرسی WHEEL CHAIR سے جہاز میں لے جایا گیا اور لندن سے لاہور پہنچ کر اپنی سابقہ بیوی اور بیٹی کے ہاں قیام پذیر ہوئے اور اپنی ساری عمر کی بے رخی پر بہت روئے دھوئے اپنی بیٹی اور اس کے بچوں سے انتہائی کرب ہر وقت اور کھانے کی میز پر سب ان کے ساتھ اکٹھے کھانا کھایا کریں اور اپنی سابقہ بیوی کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

"اگر آپ بھی اس پروگرام میں شامل ہو جاویں تو یہ مجھ پر عنایت ہوگی۔" (صفحہ ۴۹ ظفر اللہ نمبر) لیکن سابقہ بیوی نے ان کے کسی پروگرام میں شرکت نہ کی بلکہ ان سے کلام تک نہ کیا اور یہ حسرت بھی دل میں ہی رہ گئی۔ لندن سے نومبر ۸۳ء میں سخت بیماری کی حالت میں لاہور آئے کہ بچوں کے سامنے آرام سے جان دیں گے مگر جان بھی آسانی سے نہ نکلی۔ دو سال سخت تکلیف میں رہے اور آخری دو ماہ تو بے ہوشی اور کبھی ہوش میں آتے تو سخت اضطراب اور گھبراہٹ میں ہوتے ایک دم چلاتے اور کبھی شدید غصے میں ہر ایک پر برسنے لگ جاتے کبھی شدت بیماری سے طبیعت بے چین ہو جاتی اور راتوں کو نیند نہ آتی۔ آخری دنوں کی کیفیت ان کی بیٹی امت الحئی یوں بیان کرتی ہیں۔ "ایک مہینہ اور ۔ اور ان کی آخری بیماری میں پہلے پانچ دن تو آپ مکمل بے ہوش رہے۔۔۔ یہ محض خدا تعالیٰ نے آسمان سے صبر اتارا تھا ورنہ ان کی گرتی ہوئی صحت کہ ٹمٹماتی ہوئی زندگی نے ان کے کمرے کا جو احول بنا رکھا تھا اس کو برداشت کرنا میرے لیے ناممکن ہو رہا تھا

(گویا بیٹی بھی اس انتظار میں تھی کہ باپ مرے تو سکھ کا سانس لیں) ... وصال سے کوئی سات آٹھ گھنٹے قبل ہر روز انہیں کسی کسی وقت مکمل ہوش آجاتا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی مسلسل بارش جاری ہوتی تھی۔۔۔ مرض الموت کے آخری ہفتہ میں آپ بہت سنجیدہ ہو گئے اور چہرے پر ایسا اثر رہنے لگے گویا کہ ہوش تو بھی ہوتے تھے تو کچھ کہنے سے پہلے کوئی دعا دینے سے پہلے ہم لوگوں کو گھبراہٹ ہوتی تھی کہ کہیں ہوش آگیا تو طبیعت پر ناگوار نہ گزرے (یعنی ایسی دہشتناک حالت تھی کہ لواحقین بے ہوشی میں بھی قریب پھٹکتے ڈرتے تھے) اس عرصہ میں جب بھی ہوش میں آتے تو حضرت حضور (مرزا طاہر) کے بارے میں پوچھا کرتے (پیر و مرشد کی دوری جانکنی میں کتنی تکلیف دیتی ہوگی العیاذ باللہ) میری طرف دیکھتے رہتے میں انہیں پوسہ دیتی مگر وہ کچھ نہ کہتے۔ عائشہ کی عادت بھی میری طرح تھی۔ ایک دن میں نے مرضی کی کہ حیا ترس

گئی ہوں خدا کے لیے مجھ کو کیسے تو فرمایا "DARLING "THE CENTURY IS OVER" (صفحہ ۴۹ ظفر اللہ نمبر) اسی عبرتناک اور وحشت انگیز کیفیت میں یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو پر لوک سدھار گئے۔

مجموعی طور پر ظفر اللہ خان کی زندگی پر اجمالی نظر ڈالیے تو وہ ناکامی کو مشت اور حرماں نصیبی کی تصویر ہے۔ وہ اپنے والد جیسی بچوں میں اہل خانہ کے لیے منحوس وجود ثابت ہوئے۔ بلکہ وہ اپنی ذات کے لیے بھی منحوس ثابت ہوئے کہ انہیں کبھی عائلی مسرت میسر ہونے کے باوجود انہیں اچھا کھانا پہننا نصیب نہ ہوا پیوند لگے سوراخوں والے کپڑے پہنتے اور کھانے میں پھپھوندی زدہ کھاتے تھے جیسا کہ ان کے عزیزوں نے بیان کیا ہے۔ ملک و ملت کے لیے بھی وہ منحوس وجود ثابت ہوئے اور جس جگہ بھی انہوں نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ وہاں ناکامی اور نامرادی ہاتھ آئی مثلاً پنجاب کی تقسیم کے وقت مسلم لیگ نے اپنا کیس ریڈکلف کمیشن کے سامنے ان سے پیش کرایا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جن علاقوں کی پوری امید تھی وہ بھی ہاتھ سے نکل گئے اور پنجاب کے کئی مسلم اکثریت کے علاقے ہاتھ سے نکل گئے اور نتیجۃً کشمیر بھی پاکستان کے ہاتھ سے تقریباً سدا ہی جاتا رہا۔ اسی طرح اقوام متحدہ میں جا کر کشمیر کا مسئلہ اٹھانے کے لیے حکومت پاکستان نے ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہا اور ظفر اللہ نے بھی لمبی تقریروں کے ریکارڈ توڑ دیے مگر انجام وہی ناکامی و نامرادی۔ بلکہ اس کے بعد کشمیر میں جنگ بند ہو گئی اور کشمیر میں مقامی جنگ سے جو تھوڑے بہت علاقے آزاد ہو کر پاکستان کو مل رہے تھے وہ بھی وہیں رک گئے اور اسے قادیانیو! تمہارے لیے بھی ظفر اللہ کا وجود منحوس ثابت ہوا۔ کیونکہ سر ظفر اللہ کی وجہ سے ہی عامۃ المسلمین نے ان کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا مطالبہ کیا اور انہی کے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے باعث مسلمانوں میں قادیانیوں سے شدید نفرت کا آغاز ہوا۔ اور بالآخر ۱۹۵۳ء کی عظیم تحریک قادیانیت کے خلاف چلی وہ اس اعتبار سے بھی منحوس وجود تھے کہ جس تحریک قادیانیت کے لیے انہوں نے اپنی ساری صلاحیتیں مال و دولت عزت سب

باقی صفحہ ۲۶ پر

لندن کانفرنس

صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی

مولانا فضل الرحمٰن احرار کا خطاب

مرتبہ: محمد اقبال رنگونی

ختم نبوت کا ہر موڑ پر تحفظ کریں گے

مولانا امداد الحسن صاحب نعمانی (رنگون)

تقریر کا وقت نہیں اس لیے ایک مختصر بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ:

جب سے مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر یہاں ڈیرہ ڈال چکا ہے۔ اس نے یہاں آ کے اپنے دادا کی جھوٹی نبوت کو چلانے کی کوشش کی ہے۔ شاید وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہاں کے مسلمان سوئے پڑے ہیں۔ میں ان پہ شب خون مار دوں گا۔ میں آپ سے صرف اتنی سی بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ سوئے ہوئے ہیں یا جاگ رہے ہیں (حاضرین نے کہا جاگ رہے ہیں) پھر میں آپ کی وساطت سے مرزا طاہر کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر یہاں اپنے آباؤ اجداد کی طاقت کے بل بوتے پر اپنے اس جھوٹے نبی کی نبوت کو چلانا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم مسلمانوں کا بچہ بچہ کٹ سکتا ہے لیکن امام الانبیاء کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اپنے دوستوں کی طرف سے اپنے اکابرین کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز کملی والے کی ختم نبوت کے لیے ہم اپنی جان قربان کر دیں گے مگر اس عقیدے پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ (وما علینا الا البلاغ)

انگریزوں کا خود کاشتہ پودا

جناب مولانا فضل الرحمٰن احرار صاحب کا خطاب خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

حضرات! یہ آج کا دن جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں ہم نے اس کی ابتدا قادیان سے کی تھی۔ جس وقت انگریز کی گولیاں چل رہی تھیں۔ جیل خانے بھرے جا رہے تھے۔ خاک و خون میں لاشیں تڑپ رہی تھیں۔ ہم نے اس وقت بھی ان بدبختوں کا مقابلہ کیا تھا اور آج بھی ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ دن جو آج آپ دیکھ رہے ہیں در اصل ان نفوس قدسیہ کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔ یہ دن ہم لائے ہیں۔ یہ موسم ہم دکھا رہے ہیں۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب حوالے دے رہے تھے میں سوچ رہا تھا کہ صاف بات یوں ہی ہے کہ یہ فرقہ انگریز و کا بیت الخلا ہے۔ یہ انگریزوں کے چیلے جن کی کتابوں میں گندی گالیاں موجود ہوں۔ تقریر میں گالی ہو کیا وہ شریف انسانوں کی جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔

حضرات! مسئلہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے لیے صرف تقریر نہیں۔ تحریر نہیں۔ فوج استعمال کی گئی سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا اس کا غرور توڑا تھا۔ اس کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ جب پچھلی صدی میں مسیلمہ کذاب اٹھا تو اللہ تعالیٰ نے عطاء اللہ کی شکل میں ایک درد مند انسان دنیا کو دیا۔ جس نے مسیلمہ پنجاب کا غرور توڑا۔ جنہوں نے احرار کی جماعت میں ایسے افراد پیدا کیے جو قادیان جا کر ان کا مقابلہ کرتے رہے اور قادیانیت کی دھجیاں بکھیرتے رہے۔

حضرات! جب یہ فتنہ پاکستان میں آیا تو وہاں بھی علمائے ملت نے اس کا تقریری طور پر مقابلہ کیا۔ تحریری طور پر اس کے خلاف جہاد کیا۔ مرزائی وہاں پسپا ہو گئے تو بالآخر وہ یہاں انگلستان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ جہاں بھی حضرت شاہ صاحب کی جماعت پہنچی ہے اور ان کے ساتھ ہر موڑ پر مقابلہ ہے۔ آپ تمام دوستوں کو اس جماعت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا ہے اور دنیا پر یہ واضح کر دینا ہے کہ ان قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ لوگ نہ مسلمان ہیں نہ مسلمانوں کے نمائندے ہیں بلکہ ہمارے عقیدے میں یہ لوگ کافر ہیں اور مرزا طاہر کو یہ بتلا دینا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ اب تمہارا تعاقب کرنے والا کوئی نہیں۔ انشاء اللہ جس طرح شروع سے تمہارا مقابلہ برابر ہو رہا ہے آخر تک ہوگا۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک تم راہ راست پر نہیں آ جاتے۔ (وما علینا الا البلاغ)

ارشاد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

۵۔ صاحبزادہ: تیرا فکر یہ نہ ہونا چاہیے کہ کیا کھائے گا۔ کیا پیئے گا۔ کیا پہنے گا۔ کس سے نکاح کرے گا، کہاں آرام کرے گا اور کیا جمع کرے گا؟ یہ سب تو نفس اور طبیعت کا فکر ہے پس کہاں ہے قلب اور باطن کا فکر یعنی حق تعالیٰ شانہ کی طلب؟ تیرا فکر وہی ہے جو تجھ کو مشغول و محزون بنائے پس مناسب ہے کہ تیرا فکر تیرا رب اور وہ چیز ہو جو رب کے پاس ہے۔

بقیہ [illegible]

اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ختم نبوۃ پر ایمان ہی ایک سچے مسلمان کی بنیادی علامت ہے۔ قاری سید محمد شاہ صاحب نے اپنے بیان میں ربوہ میں ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ آپ نے کہا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی بننا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا عین عبادت ہے۔ جلسے کے منتظمین قاری عبدالملک صاحب خطیب خیرپور نے جملہ شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس سے مولانا الٰہی بخش صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں صدر جلسہ مولانا سید اسرار الحق صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا قادیانیت کا تعاقب پوری دنیا میں کرنا ملت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ آپ نے کہا کہ حالیہ گڑبڑ کے پس پردہ قادیانیوں کے ملوث ہونے کا قوی امکان ہے اس لیے حکومت کو سنجیدگی سے اس طرف غور کرنا چاہیے۔

تاریخ قادیاں

پارہ پارہ

دیکھو انہیں جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

خواجہ عبدالحمید بٹ قادیاں، لودھراں

ابتدائی زندگی

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی ایک ڈینگ باز شخص تھا۔ جس کی ہر بات مکر و فریب، اس کے ہر قول میں منافقت ہوتی تھی۔ اس نے اپنی شاعری میں بہت گول مول باتیں اپنی کتاب درثمین میں درج کی ہیں۔ ابتدائی تخلص فرخ تھا۔ محترمہ محمدی بیگم کے عشق میں جو اشعار اپنی شاعری کی کتاب درثمین اردو میں لکھی ہے۔ اپنی رسوائی و ناکامی کو یوں بیان کیا ہے۔

کچھ مزا پایا ہے میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے محبت میں مزا ہوتا ہے

منشی غلام احمد قادیانی نے فارسی میں بھی کچھ اشعار لکھے ہیں۔ یہ مشہور شعر ملاحظہ ہو۔ جس میں اس نے اپنے آپ کو بدکار لکھا ہے۔

مرزا بدکار

پارہ پارہ کن مین بدکار را
شاد کن ایں زمرہ اغیار را
(درثمین صہ ۵۵)

ترجمہ: مجھ بدکار کو تو پارہ پارہ کر دے اور دشمنوں کے گروہ کو خوش کر دے۔

دل کے غموں نے مارا
اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا
ورنہ نفس بس ہے
(درثمین صہ ۔۔)

ہو گئے ہم درد سے زیر و زبر
دل کرکے پارہ پارہ!
(درثمین صہ ۵۵)

خداوند! سبب کوئی بنا دے
بہت روئے ہیں اب تو ہنسا دے

ناظرین! پارہ پارہ سے تو مفہوم واضح ہیں۔ جسمانی بیماریاں یا اجتماعی تفرقہ۔ مرزائی جماعت کی رسوائی، اس کی اخلاقی و عملی گراوٹ۔

قادیان کے اصل باشندے منشی غلام احمد کی اخلاقی گراوٹ کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ منشی غلام احمد نے اپنی زوجہ اول کو ۱۹ سال تک گھر بٹھائے رکھا اور اس کو نان و نفقہ تک بنا بریں نہ دیا کہ وہ بے چاری محمدی بیگم کے رشتہ داروں سے تھی اور منشی غلام احمد قادیانی اس کو مجبور کرتا تھا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو مجبور کرے کہ محمدی بیگم کی شادی منشی غلام احمد قادیانی عرف سندھی سے کرا دیوے ورنہ منشی غلام احمد اس کو طلاق دے دے گا۔

منشی غلام احمد گھر سے کھانڈ چرا کر لے گیا۔ قدرت خدا سے وہ کھانڈ نمک بن گئی اور جب کھانڈ منہ میں ڈالی تو وہ کھانڈ ایک بن کر گلے میں اٹک گئی اور "حضرت مصلح اعظم" مسیلمہ پنجاب، پارہ پارہ ہو گئے۔

مرزائی جماعت کی اخلاقی گراوٹ

"ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت و تہذیب و پاک دلی، پرہیزگاری و للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ بعض لوگ جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے توبۃ النصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں اور اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ اور مارے تکبر کے سیدھے منہ السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ، خود غرض ۔۔ دیکھتا ہوں۔ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بداماں ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ حالات ہیں، جو اس قدر مجمع میں منہ پیدا کرتا ہوتا ہوں۔ تب دل جلتا ہے اور کباب ہوتا ہے اور بے اختیار دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں جنگل کے درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔ یہ لوگ کچھ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں ہے۔ میں ایسے لوگوں سے بیزار ہوں۔ اگر میں اکیلا جنگل میں ہوتا تو میرے لیے ان لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا۔"

(شہادت القرآن صہ ۳۴۲ مصنفہ منشی غلام احمد قادیانی)

قادیانی اور لاہوری ہر مرزائی صحابہ ہیں

مرزا قادیانی مدعی نبوت مثیل مسیلمہ کذاب کی گستاخی ملاحظہ ہو۔ "جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خاتم النبیین کے صحابہ میں داخل ہوا"

(خطبہ الہامیہ صہ ۱۷۱ المعروف خطبہ شیطانیہ)

لاہوری مرزائی جماعت کو سرٹیفکیٹ

"یہ لوگ لاہوری احمدی نہ اخلاق کو جانتے ہیں نہ شریعت کو نہ اپنے قواعد کو، نہ ملکی آئین اور انسانی حقوق کو، مگر سب کو پانی میں حل کر کے سالم نگل چکے ہیں۔ ان کی منہ کی باتیں سنو، شکلیں دیکھو، کتابیں دیکھو تو ملائکہ اور فرشتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اعمال میں اندر اندر گندگی کی ایسی بھر رہی ہیں، ٹھیک اسی طرح ان کے محلے میں زمین کے نیچے

گندی نالی بنتی ہے ۔۔۔۔ ان کی اولاد میں احمدیت یا دین سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ قریباً قریباً بے دین ہیں ۔ اس لیے خدا کے الہام میں یہ سب روحانی حقیقت میں لاولد ہیں۔"

(اخبار الفضل، قادیان جلد ۷ مارچ ۱۹۲۸ء)

جواب آں غزل، قادیانی احمدی

"قادیانی فاضل (مبلغ احمدیت) کی یہ حرکت میرے لیے غیر متوقع نہ تھی ۔ کیونکہ قادیانیت کی بنیاد ہی دجل فریب کاری، کذب اور افتراء پر ہے ۔ مگر مولوی اللہ دتہ صاحب (مبلغ احمدیت سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان) پر واضح رہے کہ قادیانیت کو موت سے بچانے کے لیے یہ حیلے انشاءاللہ کارگر نہ ہوں گے ۔"

(لاہوری مرزائیوں کا اخبار "پیغام صلح" ۱۲ جون ۱۹۳۷ء)

انصار احمدیہ قادیانی فرقہ سے غزل

انجمن انصار احمدیہ قادیان پر خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کادیانی کے الزام کا جواب ۔

حالانکہ میں نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ لوگوں سے سنا ہے کہ جناب چار گواہوں کا مطالبہ فرماتے ہیں ۔ مگر ہم سے تو آپ نے نہیں فرمایا تاہم اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ اس کے لیے تیاری فرمالیں ہم صرف چار گواہ ہی نہیں ۔ بلکہ بہت سی شہادتیں علاوہ عورتوں، لڑکیوں اور لڑکیوں کی شہادت کے ہم خود جناب والا کی بھی شہادت پیش کریں گے ۔ اگر ہم ثبوت پیش نہ کر سکیں تو آپ کی برتیت ہو جائے گی اور ہم ہمیشہ کے لیے ذلیل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لیے تیار ہیں ۔

(حکیم عبدالعزیز احمدی سیکرٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان)

دجال کون ہے ؟

دجال کے لیے ضروری ہے کہ نبی برحق کے تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل کو ملا دے چونکہ آئندہ کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ اس لیے پہلے نبی کے تابع ہو کر دجل کا کام

کریں گے تو وہی دجال کہلائیں گے "

(تبلیغ رسالت صفحہ ۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

غور کرو کہ کس طرح ان کے (مخالفوں) کے خیالات پارہ پارہ ہو گئے ۔ (حقیقت المہدی)

فاسق مرزائی عیسائی ہو گئے

" یہ دو چار قسم کے فاسق قسم کے مسلمان تھے ۔ جن کو ہم نے بدمعاش پاکر اپنی جماعت سے پہلے خارج کر دیا تھا ۔ پھر یہ لوگ محض دنیا کے لیے عیسائی ہو گئے ۔"

رسالہ انوار اسلام صفحہ ۲ مصنفہ منشی غلام احمد قادیانی

نوٹ: کفر کا ارادہ کرے وہ کافر ہو جاتا ہے ۔

(علم وعقائد بشرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دہلی)

" مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے "

(انجام آتھم صفحہ ۲۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا عورت بن گیا

" جیسا کہ (مرزا) ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہو گئی گویا آپ عورت ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا ۔"

(ٹریکٹ اسلامی قربانی صفحہ ۳۹ مصنفہ یار محمد احمدی قادیانی)

یار محمد مدعی نبوت

" میرے ایک استاد تھے جو اسکول میں پڑھایا کرتے تھے ۔ بعد میں وہ نبوت کے مدعی بن گئے ان کا نام مولوی یار محمد تھا ۔ انہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے اتنی محبت تھی جتنی آپ سے خلیفہ نور الدین کو تھی ۔"

باقی صفحہ ۱۹ پر

اہل علم حضرات کیلئے نادر موقع

مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم نومبر ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کی طرف سے "مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد" کے عنوان پر تحریری انعامی مقابلے کا اعلان کیا گیا تھا اور مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر مقرر کی گئی تھی ۔ اس عنوان پر اہل علم حضرات نے توجہ دی اور بڑی عرق ریزی اور محنت سے مضامین تحریر کر کے ارسال کیے ہیں اب تک

چھ صد مضامین موصول ہو چکے ہیں

بہت سے دوستوں نے اصرار کیا ہے کہ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ میں اضافہ کیا جائے ۔ چنانچہ ان کے اصرار کی وجہ سے

مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ یکم نومبر مقرر کی گئی ہے

جو اہل علم حضرات اس تحریری انعامی مقابلہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان کے لیے

یہ نادر موقع ہے

اپنے مضامین تیار کر کے ناظم صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے پتہ پر ارسال کریں ۔

منجانب : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ، ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ، فون : ۱۲۹

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضربِ خاتم بر مرزائی شاتم

اثباتِ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

۱۔ صحابۂ کرام کی اطاعت اور سنگت سب سے اعلیٰ ہے۔ مگر کیا وجہ ہے کہ یہ فارمولا یہاں غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اللہ نے صحابۂ کرام رضؓ میں سے کسی کو بھی نبی کا رتبہ نہیں دیا۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضؓ بن الخطاب ہوتا"

۲۔ آپ کے اس ارادے سے نبوت کسبی چیز ہو جائے گی۔ حالانکہ یہ صرف اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ اور نبی کی پیدائش سے مقدر ہو چکی ہوتی ہے۔ عمل اور کسب کا اس میں ذرا بھی دخل نہیں ہوتا ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشآء۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے دے۔

۳۔ اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رنج لاحق ہے۔ کیونکہ آپ کا ساتھ چند روز تک رہے گا۔ اس کے بعد آپ مقامِ اعلیٰ پر ہوں گے۔ ہم معمولی انسانوں کی وہاں گذر کیسے ہو سکتی ہے۔ ان کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ نے فرمایا کہ تم اطاعت کر کے مستقل سنگت حاصل کر سکتے ہو۔

۴۔ اگر بالفرض محال اس آیت سے نبی بننا ثابت ہوتا ہے تو پھر مستقل نبی بھی بننے چاہییں کیونکہ انعم اللہ علیہم میں ہے اور جن پر الذی میں انعام ہو چکا وہ مستقل ہی نہیں بلکہ مستقل انبیاء بھی ہیں۔ لہٰذا مستقل انبیاء کی سنگت کی وجہ سے مستقل نبوت بھی ضرور ملنی چاہیے۔ اس سے انکار کس دلیل سے کرتے ہو۔

۵۔ ایک مرزائی نے کہا کہ جس آدمی کو جس کی سنگت حاصل ہو جائے وہ وہی کچھ بن جانا ضروری ہوتا ہے۔ جواب دیا گیا کہ مثلاً مرزا صاحب کو گدھے پر بٹھا دیا جائے تو چونکہ مرزا صاحب کو گدھے کی سنگت مل گئی لہٰذا یا تو مرزا صاحب کو گدھا کہا جائے یا گدھے کو مرزا، بات ایک ہے۔

سوال نمبر ۵: اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے مرزا صاحب کی نصرت اور ان پر ایمان لانے کا وعدہ لیا ہے؟

جواب: "اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس ایک شان والا رسول آئے جو تمہارے پاس والی کی تصدیق کرے تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا" (آل عمران: ۸۱)

یہاں رسول پر "تنوین" یعنی تنوینِ رفعتِ شان کے لیے ہیں۔ یعنی جس رسول کے بارے میں میثاق لیا جا رہا ہے۔ وہ میثاق دینے والے تمام انبیاء سے افضل ہے۔ کہاں افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اور کہاں مرزا قادیانی، جو کذابوں دجالوں میں سے ایک ہے۔

۲۔ اس آیت میں تمام انبیاء کرام کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ آخر پر نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ "ثم" کا لفظ تاخیر اور دیر کے لیے استعمال ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاص عرصے کے بعد بنی اسمٰعیل کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ تورات میں بھی اس بات کی تصریح ملتی ہے۔ تورات استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵ اور ۱۸ میں بنی اسمٰعیل جو کہ بنی اسرائیل کے بھائی ہیں۔ ان کی نبوت منتقل ہو جانے کا ذکر ہے "میں ان کے لیے ان ہی بھائیوں میں سے ایک نبی تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا" (تورات کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸)

اس آیت نے تمام انبیاء کو ایک طرف رکھا اور ان کے بعد آنے والے رسول کو دوسری طرف رکھا۔ اور لفظ "ثم" سے معلوم ہوا کہ وہ رسول سب سے آخر میں آئے گا اور واقعی حضور اکرم صلی اللہ علیہ آخر پر تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لفظ مصدق (تصدیق کرنے والا) سے معلوم ہوا کہ وہ رسول اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔ اور یہ تصدیق واقعی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اللہ فرماتے ہیں۔ مصدق لما معہم (ان کے پاس والی کی تصدیق کرنے والا) اور بہت سی دوسری آیات کی تصدیق موجود ہے۔

اس عہد کے مطابق معراج کی رات تمام انبیاء کرام علیہم السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اس طرح لتؤمنن بہ کا وعدہ پورا ہوا۔ اور آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر تمام انبیاء کی طرف سے نصرت کریں گے، اور اسی طرح لتنصرنہ کا وعدہ وفا ہو جائے گا۔ تم بتاؤ کہ کب انبیاء مرزا مردود پر ایمان لائے اور کب ان کی نصرت کی۔

سوال نمبر ۶: واذ اخذنا میثاقہم ومنک ومن نوح ابراہیم وعیسٰی بن مریم واخذنا منہم میثاقاً غلیظاً ٥ لیسئل الصادقین عن صدقہم (احزاب: ۷) "اور جب ہم نے نبیوں سے وعدہ لیا اور آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان نبیوں سے پکا وعدہ لیا

تاکہ سچوں کے سچ پر سوال کیا جا سکے" اس آیت میں اسی عہد کا ذکر ہے جو گذشتہ آیت میں ہے اور یہاں منک کے لفظ سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی لیا گیا ہے تو یہ عہد مرزا صاحب کے بارے میں لیا گیا ہے؟

جواب: پہلے والا عہد اور ہے اور یہ عہد اور ہے پہلے عہد کی جزا اسی آیت کے آخر پر لکھی ہے "پھر جب تمہارے پاس رسول آئے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا۔ اور اس کی مدد کرنا" اور اس آیت کے آخر پر یہ لکھا ہے کہ "تاکہ سچوں پر سوال کرے۔"

۱۔ ظاہر ہے کہ پہلے عہد کی وجہ بعد میں آنے والے ایک خاص رسول کے بارے میں ہے۔ اور دوسرا عہد کسی کا بعد میں آنے والے نبی کے بارے میں نہیں بلکہ اس لیے ہے تاکہ اللہ سچوں کے سچ پر سوال کرے (لیسئل الصّٰدقین)

۲۔ اگر بالفرض محال دوسرا عہد کسی نبی کے بارے میں ہوتا تو اس نبی کو عہد دینے والوں سے مستثنیٰ رکھا جاتا۔ جب کہ اس آیت میں انبیاء میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا۔

ضروری تصحیح اور معذرت

ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ ۱۹ جلد ۵ صفحہ ۱۴ پر محمد اعجاز، ننکانہ صاحب کا جو مضمون شائع ہوا ہے اسے کالم ۲ سطر ۲ سے یوں پڑھا جائے

"مسلمانو تم پر یہ مصیبتیں، پریشانیاں اور ظلم و ستم کے پہاڑ اس لیے ٹوٹتے جا رہے ہیں کہ تم نے آقا کے دشمن مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی اور اس کے ساتھیوں سے تعلقات قائم کیے ہوئے ہیں۔"

ادارہ اس سہو پر قارئین سے معذرت خواہ ہے شمارہ نمبر [illegible] مضمون ضرب خاتم کی آخری سطریں اس طرح پڑھی جائیں۔

"مگر اللہ تعالیٰ کا علم وقتی نہیں بلکہ اسے مستقبل کا علم ہوتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کسی کو خاتم النبیین کہے تو وہ واقعی آخری نبی ہوگا۔"

بقیہ: فضائل صدقات

رہیں گے اور ایسے حسین، اگر تو ان کو دیکھے تو یہ گمان کرے کہ یہ موتی ہیں جو بکھرے ہوئے ہیں (اور جو چیزیں اوپر ذکر کی گئی ہیں فقط نہیں بلکہ) جب تو اس جگہ کو دیکھے گا تو وہاں بڑی بڑی نعمتیں اور بہت بڑا ملک نظر آئے گا اور ان لوگوں پر وہاں باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (غرض مختلف انواع کے بہترین لباس ہوں گے) اور ان کو ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور حق تعالیٰ شانہ ان کو ایسی شراب پلائیں گے جو نہایت پاکیزہ ہوگی اور یہ کہا جائے گا کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے اور تم نے جو کوشش دنیا میں کی تھی وہ قابل قدر ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ: جنڈانوالہ کانفرنس

کیا جائے ۔۳ یہ اجلاس ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین اور ممبران سے مطالبہ کرتا ہے کہ جنڈانوالہ کے مین بازار کا نام تحریک ختم نبوت کے قائد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام پر بخاری بازار رکھا جائے ۔۴ یہ اجتماع ٹاؤن کمیٹی کے ذمہ داران سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ شہر جنڈانوالہ کے تمام وارڈوں کی حلقہ بندی کر کے ان کے محلے تجویز کرے اور ان کا نام صحابہ کرامؓ کے نام پر رکھے جائیں جیسا کہ محلہ صدیق آباد، فاروق آباد، عثمان آباد، علی آباد وغیرہ۔ اس کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر نے صرف ۱۵ منٹ عوام سے مسئلہ ختم نبوت پر گفتگو کی اور پھر مولانا محمد رمضان صاحب نے تقریر کی

اللہ والوں کی رات

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ھ میں مشرف باسلام ہوئے جب کہ ان کی عمر اس وقت ۳۰ سال کے قریب تھی، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہؓ میں سے ہیں۔ ان کے گھر کی رات ممتاز رات ہوتی تھی۔ ان کے گھر میں تین آدمی رہتے تھے۔ ایک خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک ان کی زوجہ محترمہؓ اور ایک کنیزؓ (باندی) ان حضرات نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا پہلے ایک تہائی حصے میں ایک بیدار ہو کر عبادت میں مصروف رہتا پھر ایک تہائی رات گذرنے پر وہ دوسرے کو اٹھا دیتا وہ عبادت میں مصروف ہو جاتا۔ جب اس کا وقت ختم ہوتا تو تیسرے کو بیدار کر دیتا تھا۔ اس طرح رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم

(صفوۃ الصفوہ ابن الجوزی ص۱۱۸)

قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

بقیہ: ظفر اللہ خان کی موت

کچھ وقت کو دیا تھا مرنے سے پہلے اس کا انیٹ سے اینٹ بجتے دیکھ لو۔ اقلیت غیر مسلم قرار پانے کے علاوہ مساجد نماز اور شعائر اسلام پر پابندی کے علاوہ مرنے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا ملک سے چوروں کی طرح فرار ہونا دیکھنا پڑا اس صدمے سے تو ان پر جانکنی کی کیفیت بن گئی جہاں کے ساتھ ان کی ساری نحوستوں کو بھی سمیٹ گئی۔ بالآخر قادیانی احباب سے لوٹ اور پر خلوص التجا انہی کے فائدے اور بہتری کے لیے ہے کہ وہ بصیرت سے کام لیں۔ آپ حضرات ظفر اللہ خان کو اپنے

چوہدری ظفرو کو ساری عمر نہ اچھا کھانا نہ اچھا پہننا نصیب ہوا

مذہب کے بانی کا صحابی قرار دیتے ہیں اور پھر اپنے صحابی کو رسول کریمﷺ کے صحابہ کے ہم پلہ بلکہ ان سے برتر قرار دیتے ہیں آپ نے مندرجہ بالا احوال پڑھے اور آپ پر واضح ہے کہ یہ سب مشہور واقعات اور ظفر اللہ صاحب کے دوستوں عزیزوں کے بیان کردہ ہی ہیں آپ خود غیر جانبدار اور خوف خدا سے کام لے کر سوچیں کہ کیا ایسا ناکام نامراد منحوس اور حرماں نصیب شخص صحابہ رسولؐ کے مرتبہ کا ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں آپ کو اپنے اس قسم کے فرسودہ عقائد سے فوراً توبہ کر کے دامن محمدی میں واپس لوٹ آنا چاہیے اور اپنی عافیت اور دنیا کو تباہی سے بچا لینا چاہیے۔

نہ سمجھے تو پھر نہ سمجھو گے لٹے قادیانیو!
تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

بقیہ: تبلیغی جماعت

کام کے مفید اثرات مرتب ہونے لگے تو لوگ جوق در جوق تبلیغی جماعت میں شرکت کرنے لگے۔ ۱۹۴۴ء میں مولانا محمد الیاسؒ کا وصال ہو گیا اور ان کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا محمد یوسف دہلویؒ نے اس کام کو تقویت دی اور بڑے جذبۂ اخلاص و محنت سے کام کو غیر ملکوں میں بھی آگے بڑھایا اور یہ سلسلہ اب اسلامی ممالک کے علاوہ یورپ، افریقہ، امریکہ، جاپان، فرانس، جاپان اور دیگر بے شمار ممالک تک پھیل چکا ہے۔ اس کام میں تقریباً پورے عالم میں دو کروڑ مسلمان دعوت و تبلیغ کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہوئے اور لاکھوں مسلمان دینِ اسلام کے فرائض اور مقصدِ زندگی سے متعارف ہوئے اور بعض علاقوں میں نئی مساجد قائم ہوئیں اور قدیم مساجد آباد ہو رہی ہیں اور لوگوں میں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع محبت اور الفت اخلاص و محنت کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمانوں میں دینی معلومات اور ترغیب و تعلیم کے لیے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس اللہ مرقدہٗ کی مرتب کردہ کتاب فضائل اعمال بڑی مفید کتاب ہے جس میں قرآن و حدیث اور حکایات اولیاء اللہ آسان اور سہل زبان میں درج ہیں۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور دنیا کی ۱۰ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اس کے ہزاروں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ دوران جماعت اس کے اسباق سنائے جاتے ہیں جماعت میں روزانہ صبح و شام تعلیم کے ذریعہ اصلاحی کام اور دیگر ضروری معاملات سمجھائے جاتے ہیں اس طرح قرب و جوار میں جماعتیں تشکیل دے کر روانہ کی جاتی ہیں، اور شہروں میں بڑے اجتماعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دیگر ممالک میں بھی سالانہ اجتماعات ہوتے رہتے ہیں جن میں لاکھوں مسلمان شرکت کرتے ہیں۔ اور جماعتیں دوسرے علاقوں کے لیے روانہ ہوتی ہیں اس سلسلے کا سب سے بڑا اجتماع رائے ونڈ ضلع لاہور میں ۶ نومبر ۱۹۸۶ء سے شروع ہو رہا ہے یہ اجتماع ہر سال ہوتا ہے جس میں تقریباً ۱۳ سے ۲۰ لاکھ مسلمان پاکستان اور دوسرے ممالک سے شرکت کرتے ہیں۔ اور یہ اجتماع تین روز تک جاری رہتا ہے مرکزی امیر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب دامت برکاتہم بھی تشریف لائیں گے۔ تعلیم و تدریس وعظ و نصیحت کی مجالس ہوتی ہیں اور دنیا بھر میں اس دینی محنت کے لیے لاکھوں مسلمان اسلامی اور دوسرے ممالک میں تبلیغی کام کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ آخری دن دعا اور جماعتوں کی روانگی کا منظر قابلِ دید ہوتا ہے اس میں عالم اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

بقیہ: ہائے قادیان

یہ اپنے اپنے مقدر کی بات ہوتی ہے
کہ ہم جہاں میں اور تم جناں میں رہتے ہو
جو قادیان میں رہتے ہو تم تو یہ سمجھو!
ہماری جاں اور جانِ جہاں میں رہتے ہو
قفس کی بات کو سنئے وہ ہم اسیروں تک
خوش نصیب کہ تم گلستاں میں رہتے ہو

(الفرقان ص۳۹)

ایک اور شاعر قادیان اور درویشِ قادیاں کے صدمہ و جدائی اور پاکستان کے قیام کو امتحان اور اس شخص کی مانند قرار دیتا ہے جو کاروان کو چھوڑ کر لٹ پٹ گیا ہو۔ اس کہ گریہ وزاری ملاحظہ ہو یاد رہے کہ قادیانی، قادیان کو دارالاماںؑ کہتے ہیں ۔

کھو چکے ہیں امنِ دل دارالاماں چھوڑ کر
امتحاں میں پھنس گئے ہم قادیاں چھوڑ کر
تم ستارے بن چکے ہو آسمانِ عشق کے
ہم زمیں پر آ گرے ہیں آسماں کو چھوڑ کر
ایک تم بھی ہو کہ ہو تم اپنی منزل کے قریب
ایک ہم ہیں لٹ گئے جو کارواں کو چھوڑ کر

ذیل کے شاعر کا حال انتہائی خستہ ہے بیچارہ ہجر کی گھڑیاں ہی گن رہا ہے گویا اس پر قیامت ٹوٹی ہوئی ہے

کتنی آنکھیں منتظر ہیں ہجر کی گھڑیاں کٹیں
ہو میسر پھر ظہورِ قدرتِ ثانی ہمیں
ہم پہ کیا گذری بتائے گا ترا تمہید کیا
خود بتائے گی ہماری چاک دامانی تمہیں

شعر اول کے مصرعہ ثانی میں ظہور قدرت ثانی سے مراد مرزا محمود ہے

اب اسیرِ پنجۂ آفات کی کھتا بھی سنیئے

ہم ہیں اسیرِ پنجۂ آفاتِ عارضی
اک عمرِ لا زوال کا ساماں لیے ہوئے
یارب وہ دن نصیب ہو، آئیں بعد نیاز
بچھڑے ہوؤں کو یوسفِ دوراں لیے ہوئے

(ایضاً ص۲۹)

اس میں یوسف دوراں مرزا محمود کو کہا گیا ہے۔

اور یہ شاعر قادیان کے غم میں کچھ زیادہ ہی بدحال ہے

دل مرا مغموم ہے اے قادیاں تیرے بغیر
نیم بسمل کی طرح ہوں نیم جاں تیرے بغیر
تیری فرقت میں مری جاں اس قدر دشمن ہے
ساری خوشیاں مٹ گئی ہیں میری جاں تیرے بغیر
قادیاں کی پاک بستی میں مگن تھا دل مرا
اب تو دل گھبرا گیا ہے مہرباں تیرے بغیر

ایک قادیانی شاعرہ قادیان کے غم میں اپنی کلملاہٹ اور تڑپ یوں ظاہر کرتی ہے

زمینِ قادیاں کے واسطے آنکھیں ترستی ہیں
امیدیں مُقلانی ہیں تمنائیں تڑپتی ہیں
زمینِ قادیاں تو ہم سے چھوڑی جا نہیں سکتی
قسم ایک بار کھائی ہے جو توڑی جا نہیں سکتی
یہ سچ ہے میں نے چھوڑا تھا تجھے تو نے نہیں چھوڑا
مگر پھر لوٹ کر آنے کا وعدہ بھی نہیں توڑا

یہ اشعار مرزا محمود کے اس الہام کی روشنی میں کہے گئے ہیں کہ اگر برصغیر کی تقسیم ہو گئی تو یہ عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے قادیانی کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور مذکورہ بالا بیانات، پیغامات اور منظومات اس کا واضح ثبوت ہیں۔

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہورہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہورہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جارہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ـــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان ـ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

1. الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
2. الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹